UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224560

UNIVERSAL
LIBRARY

بتوفیق خدا ایں چہار رسالہ جامع مصطلحات حاضر فیضان مسمّٰی بہ

ہدایت الصبیان فی حل المیزان

علمائے کرام عمدۂ فضلائے عظام حاوی رموز خفی و جلی واقف

جناب مولانا مفتی محمد رحمت اللہ صاحب لکھنوی دام فیضہ

بہ افادۂ مبتدیان و منفعت طالبان

بصرف ہمت کارپردازان مطبع کارنامہ رونق طبع یافت

سنہ ۱۲۸۹ھ

تقریظ بی نظیر نوک سیم رقم تا غرب مشہور جناب مرزا رجب علی بیگ سرور سلطان انشا پرداز بیمثال جامع ہر کمال از

الحمد للہ علی کل نعمایہ جو جو نعمت غیر مترقب اوسنے فرد بشر کو مرحمت کی ہی اوسکی دیکھنے کی آنکھہ ان ندیدون کو نہین
صنعت نمونہ قدرت ہیہ دن اور آیت کا نتی کا تلا ہوا پورا ہر ایک نکتہ ہی اسی کا نام کرامات بجر ہم پلہ اوسکا میزان خرد مین تلتا
نہین پوشیدہ اسرار ہی کہلتا نہین اگر دیدہ بینا او گوش شنوا ہی تو دیکہہ سن لی کامل و ناقص کو جو ہی لے عجیب تماشا ہی مگر اونکے
روبرو ہیلکو نکا ہیہ جو جوہر نکا ہی ند دیکھنے کا اندہا ہو کا ہی ورنہ سو بگ دختان ہنر و نظر ہوشیار ہر تحریر دفتر یت معرفت کردگار
اگر ہیہ پردہ درمیان سے اوٹھہ جاے تو شاہد مطلب کا جمال بی تکلف نظر آے مگر اس مرحلہ مین قدم مارنا محال ہے صم بکم کا حال ہی
اور رہرو ناہموار وادی سبیل مین ہمین رہبر کو جسنے صدق و یقین پر ہزار ادا ہے جسنے مشعل ہدایت روشن کرکے جہالت
کی تیرگی سی نکالا جو تو کہرا ہی تہی اونکو گرنے ندیا سنبہالا اور سلام اوسکی آل اور اصحاب پر لا کلام ہیجے کہ وہ شریک ترقی اسلام ہے
جہاد مین جان جو ہو نکے سعدی سہی یہ نکتہ جو نہ سنی تو عقل کا قصور ہے دنیا عالم اسباب ہی اسکی واسطے سبب ضرور ہی جہالت
کور باطنی کی دلیل ہے علم سعادتمندی کی سبیل ہی اس عینک سے بینائی دو چند ہوتی ہی بام رفعت پر پہنچنے کو نردبان و کمند ہوتی ہے
بیدار بخت جان بجکر اسکے طلبگار ہوتے ہین خواہش سے خریدار ہوتے ہین اور جنکے نصیب سوتے ہین وہ لہو لعب مین اوقات عزیز
کہوتے ہین امن یا نہین نشہ غفلت سے بدمست پڑنا ہی ہے زندان جہالت مین اسیر اس بیچی کی جینا ... جو کانہ ہو
ایسے مقید کے ... نکو خبر ... کرامت مآب عالم با عمل محقق بیمثل عابد زاہد درویش برگزیدہ خصال جامع ہر کمال صرف میں ہے
نحو اوقات صرف کرکے منطق معانی فقہ حدیث یا حرف بحرف کرکی علم کو یاد کر کے فوک زبان سب کر کے تکمیل کا مرتبہ حاصل کیے
نام نامی مفتی مولوی رحمت اللہ ہے علم کا کوئی دقیقہ باقی نہین سب مین ساوی ہے اونہون نے جہل کی تیرگی مٹانیکو شمع علم
کا روی روشن دکہانیکو شرحین تصنیف فرماتے ہین عجیب غریب باریکیان بر روے قرطاس آئے ہین نکات نادر دقایق
لا حل جو تھے اونکو صیقل بیان سے فیض زبان سے آئینے کیطرح چمکایا ہی اور شاہد مطلب معانی کا چہرہ کس حسن سے دکھایا ہے جو حل
غلق کے باعث جو کسو نہ پڑہ سکتے تھے اونکے واسطے آکثری منتہی کو طاقت ہی ... کتاب نام ہدایت الصبیان فی
حل المیزان ہے مگر ذکر انکا کیسی ہین ... برکت و وقعت لیاقت ہے کا سامان ہے جو نکہ فیض ... کا پاسنگ نہین ہے ... سیر و شیخی ...
نہ لگے کہین اسکا ہمسنگ نہین دوسرے کاشف الابواب ہے نیا تحفہ بیسر ایسا بے قفل گنجینہ علم کی کلید مفتاح باب ہے ... نام ... تالیف
نایاب ہے کثیر المنفعت قلیل بہا ہر کو زمین دریا ہر لیجے گا لطف اوٹھاینگے سیر کرنیلے آدمی ہو جاینگے جناب مولانا کا خادم ... باشندہ باوفا
جہل ... کا ابجد خوان کج مج زبان ہیچمیز ... پڑہا لکہا نام محمد فاضل فقط کفش بردار ہی حاصل ہوا کہ مشہور ہے ... جناب
بلاغت خواہشمندان فصاحت کو ہیہ مژدہ فرحت افزا سناتا ہی شرط ارادت بجالاتا ہی کہ ہیہ رسالے یوسف طلعت ہو کر محمد ... نو
صاحب کے چہاپہ خانہ مین چہپی ہین جو دل سے عزیز جان کے ملاحظہ فرمایگا از سر نو آنکہین پایگا تمت

بتوفیق حمد آرا [illegible] بن گلشن کن فکان

تہذیب البیان فی فضل القرآن

تصنیف مجمع فضل و کمال فاضل بی مثال کشاف موصولات علوم جلال [illegible]

به سعی کارپردازان مطبع نجم العلوم رونق طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن ہو واجب الوجود المعبود والصلوۃ علی من عندہ خلقہ المقصود وعلی آلہ واصحابہ الذین فضلہم محمود **اما بعد** کہتا ہی فقیر پر از گناہ والتقصیر **محمد رحمت اللہ** صانہ اللہ الکبیر ابن مولانا **نور اللہ** نور اللہ القدیر کہ جب بتفرقۂ زمانہ سواد وطن سی طبیعت گہبرائی اور ہوای سفر خاطر میں سمائی آب ودانہ کشان کشان تا بہ شہر غازی پور لایا یہاں کی احباب نی دام محبت میں پہنسایا خصوصا محبی ومشفقی صفات احمد خان عرف امن خان کہ اعظم روسای اس شہر کی ہیں حسب انکی مکان میں مقام رہا لیکن شغل بی شغلی صبح وشام رہا بیکاری میں سخت جی گہبراتا سامان دفع وحشت کا بن نہیں آتا تہا تو یہ خیال کیا کہ شغل درس وتدریس کا کچہ سامان ہو جسمیں نفع خاص وفائدہ عام ہو لیکن عجب اتفاق کہ اس مقام میں دیکہا تو طالب صادق تہا اور شائق کامل معدوم الوجود تہا نہ کسیکو تکمیل دین کا ذوق نہ تحصیل علوم کا شوق اس کو جہ سی سب کی سب کناری اور محنت تحصیل اس نعمت سی ہمت ہاری بمشاہدہ اس حال کی سخت ملال ہوا رنج کمال ہوا آخر ناچار چند احباب کو کہ اکثر ملاقات کو آتی تہی اور باہم کچہ فارسی کی کتابین پڑہتی پڑہاتی تہی تحصیل علم عربی کا شوق دلایا اور واسطی تحریک مادہ غیرت کی ننگ مناظرہ کا بجایا باری

شروع کیا مصنف نے کتاب اپنی ساتھ اس قول کے بسم اللہ الرحمن الرحیم ای شروع کرتا ہون مین
کتاب ہی کو ساتھ مدد نام پاک اللہ کی ایسا اللہ کہ رحمت کرنیوالا اوپر سب بندون کی دنیا مین ساتھ رزق و صحت
وغیرہ کی اور ایسا اللہ کہ رحم کرنیوالا اوپر خاص بندون اپنی کی یعنی مسلمانون کی آخرت مین **سوال** باعث صادر کرنے کلام
کا ساتھ تسمیہ کے کیا ہی **جواب** دو چیز ایک اعلی موافقت کلام ملک العلام کی دوسرے بجا آوری حکم خیر الانام کی
کل امر ذی بال لم یبدء فیہ باسم اللہ فہو ابتر یعنی جو امر کہ صاحب شان ہو نہ شروع کیا جاوے اوسمین ساتھ نام خدا کی
پس وہ امر ابتر و ناتمام ہی **سوال** بسم اللہ بھی امر ذی بال ہی پس لازم آتا ہی کہ بسم اللہ کو بھی شروع کرین
بسم اللہ کر کے ایسی ہی پھر ایسی ہی پھر یہ تسلسل لازم آتا ہی اور یہ محال ہی **جواب** حدیث نبوی مین بسم اللہ
مستثنی ہی بدلالت عقل **سوال** بسم اللہ کیا چیز ہی **جواب** یہ ہی ایک قرآن سے نازل ہوئی واسطے
فصل کے درمیان دو سورت کی **سوال** اصل بسم کی کیا ہی **جواب** باسم تھی ہمزہ وصل بجہت متصل ہونے
کسی چیز کی لفظ سے ساقط ہوتا ہی بقاعدہ معروف اور خط مین باقی رہتا ہی لیکن جگہ اتصال بی سے دور ہوا بجہت
کثرت استعمال کی خط سے بھی دور ہوا جیسا کہ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا مین دور ہوا **سوال** بسم اللہ
مجرٖھا ومرسٰھا مین کثرت استعمال کہان ہی کسواسطے دور کیا **جواب** پہلا آیت اکثر پڑھی جاتی ہی وقت
سوار ہونے کشتی کی پس بجہت خوف دریا کی کہ انسان جلدی چاہتا ہی اتر اس آیت کا یعنی حفاظت اپنی درمیان دریا کے
اور ہمزہ کی پڑھنی مین کلام طول ہوتا **جواب** دوسرا آیت بھی کثیر الاستعمال ہی واسطے کہ تلاوت عبادت ہی اکثر مستعمل ہی
سوال اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ مین کسواسطے نہ دور ہوا **جواب** بجہت قلت استعمال کے **سوال** بسم اللہ مین بی کیسی ہی **جواب**
بعضی کہتی ہین کہ واسطے الصاق کی ہی آشنا کیا باسم اللہ اور بعضی کہتی ہین کہ واسطے استعانت کی ہی جیسا کہ
کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ مین **سوال** جار اور اسم مجرور ہی یہ متعلق فعل کا ہوتا ہی یا شبہ فعل کا مثل اسم فاعل و اسم مفعول
یا صفت شبہ یا اسم تفضیل وغیرہ کی پس یہان کسکا متعلق ہی ترکیب کیا ہی وہ شروع کرتا ہون کس کی معنی کہتی ہو
جواب اسکی ترکیب مین اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ بازائد جیسا کہ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بِحَسْبِكَ درہم
مین و زائد مثل معدوم کے ہی پس بسم اللہ خبر مبتدا محذوف کی ای ابتدائی مصدر بیانیہ متکلم ای ابتدائی بسم اللہ
اور بعضی کہتی ہین با زائد اور اسم اللہ مبتدا خبر محذوف کا ای بسم اللہ ابتدائی اور بعضی کہتی ہین جار مجرور متعلق فعل

واسطی اسکی جو پرورش کرنیوالا انواع عالم کا ہی سوال حمد کو بعد تسمیہ کے کسواسطے ذکر کیا جواب واسطے
متابعت کلام مجید کی سوال اسصورت مین تناقض بین الحدیثین لازم آتا ہی یعنی حدیث تسمیہ کہ اوپر مذکور ہوئی اور
حدیث تحمید مین کہ وارد ہوئی کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَءُ بِحَمْدِ اللّٰہِ فَھُوَ اَقْطَعُ یعنی جو امر کہ صاحب شان اور عظمت کا
ہی اگر نہ شروع کیا جاوے حمد کی ساتہ پس وہ کلام اقطع یعنی دست بریدہ ناتمام ہی پس یہان پر ابتدا حمد کی ساتہ
نہوئی بلکہ ابتدا بسملہ کی ساتہ ہی جواب ابتدا کی تین قسم ہین حقیقی اضافی عرفی ابتدا ہے حقیقی اوسکو کہتی ہین
جو کل پر مقدم ہو اور ابتدا ہے اضافی وہ جو بعض پر مقدم اور بعض سی موخر ہو اور عرفی اوسکو کہتی ہین جو مقصود
پر مقدم ہو اعم ہی کہ کسی سی موخر ہو یا نہ پس حدیث تسمیہ مین معنی حقیقی مراد ہین اور حدیث میں معنی اضافی و عرفی دونون مراد
ہین حدیث تحمید مین اسواسطی کہ حمد اس مقام مین اگرچہ موخر ہی تسمیہ سی لیکن مقدم ہی بعض پر یعنی مطالب مصنف پر
سوال الف لام کی کئی قسم ہین اور یہان کس قسم کا ہی جواب اے متعلم اگرچہ یہ مقام گنجایش طول کلام کی نہین رکہتا
ہی مگر اسیقدر مجملاً جاننا چاہیے الف لام تین قسم پر ہی قسم پہلا اسمی بمعنی الذی اور مانند اسکی ہے اکثر اسم فاعل و اسم مفعول پر کہ
معنی حدوث کی رکہتی ہین داخل ہوتا ہی نہ صفت مشبہ و اسم التفضیل پر اسواسطے کہ الف دو جہتین ہے بظاہر حرف و معنی اسم
پس اسکا دخول بہی دو جہتین چاہیے وصف اسم فاعل و اسم مفعول مین ہے کہ بظاہر مفرد و درحقیقت جملہ ہین مثل الضارب
والمضروب کے ای الذی ضرب الذی ضرب صیغہ مذکر والضاربۃ والمضروبۃ ای التی ضربت والتی ضربت صیغہ
مونث پس یہ لام احتمال ظرفیت کا نہین رکہتا ہی الا مانع عمل سی ہوتا اور گاہی شعر مین ہی اوپر ظرف و جملہ اسمیہ و فعل
مضارع کہ جملہ ہو داخل ہوتا ہی بخلاف صفت مشبہ کی بسبب دلالت کرنی اوسکی کی اوپر ثبوت کی صلاحیت تاویل
فعل کی نہین رکہتا ہی قسم دوسرا حرفی کہ فائدہ تعریف کا دیتا ہی وہ دو طریق پر ہی طریق اول عہدی کہ جسپر آتا ہی
اوسکی بعض افراد مراد ہوتے ہین اور یہ تین صنف ہے صنف اول عہد ذکری اسیکو صریحی کہتی ہین اور یہ عبارت
اوس لام سی ہی کہ جسکا اشارہ ہو طرف اوس ماہیت کی جو متحقق و ثابت ہی اوس فرد مین جو موجود یعنی مقرر
خارج مین ہی اور متعین ہی بین المتکلم والسامع سو قت مین لازم ہی کہ مدخول لام کا پہلی مذکور ہو چکا ہو
مثل اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ یعنی بہیجا ہمنی طرف فرعون کے
رسول کو پس نافرمانی کی فرعون نی رسول کی صنف دوم عہد ذہنی یہ عبارت ہے اوس لام سے

5

اوسکی کیا اور حکم فعل کا دیا یعنی جیسا کہ فعل دلالت کرتا ہی ماہیتہ پر بغیر لحاظ افراد کے
ایسی یہ مصدر بہی چونکہ مقام حمد کا ہی اور مقصود دوام وثبات مناسب مقام کی ہے
اسواسطی جملہ فعلیہ کو اسمیہ بنایا اور نصب حمد کو رفع کی ساتہ متغیر کیا اور پہی الف لام
لائی جیسا کہ حالت نصب مین دلالت کرتا ہی ماہیتہ پر ایسی بعد داخل ہونی الف لام
تا زیادتی فرع کی اصل پر لازم نہ آوی اور بعض کی نزدیک لام عہد خارجی کا ہی ہوسکتا ہی
اسوقت مین اشارہ ہوگا طرف فرد معین کی افراد حمد سی کہ وہ محبوب ومرغوب باری تعالی کا
ہی مگر نزدیک اکثر کی یہ الف لام واسطی استغراق کی کہ اشارہ کیا جاتا ہی اوس سی طرف
ماہیتہ موجودہ کی ضمن جمیع افراد اس حمد کی ہی اور یہی انسب مقام کا ہی پس معنی حمد کے
یہ محقق ہوے کہ تمام حمد ثابت ہی واسطی اللہ کی **سوال** حمد کی کے معنی ہین **جواب**
دو معنی ہین ای مصدر معروف ومصدر مجہول ای ستودن وستودہ شدن حاصل بالمصدر
ستودگی وستودہ شدگی **سوال** حمد کی کیا تعریف ہی **جواب** الحمد ہو الثناء باللسان
علی الجمیل الاختیاری من نعمۃ او غیرہا ای حمد وہ ہی یعنی تعریف کرنا زبان سے اوپر
خوبی اختیاری محمود کی یہ ثنا نعمت کی عوض مین ہو یا غیر نعمت کی یہی معنی لغوی ہین حمد کے
اور اصطلاح مین ہو الفعل المنبی علی تعظیم المنعم سواء کان باللسان او بالجنان او بالارکان
ای حمد اوس فعل کا نام ہی جو آگاہی دیتا ہو اوپر تعظیم منعم کے برابر ہے کہ ہو وہ فعل
زبان سی یا قلب سی یا ارکان سے المدح ہو الثناء علی الجمیل مطلقا یقال مدحت
زیدا علی علمہ وکرمہ ولا یقال حمدتہ علی حسنہ بل مدحتہ وقیل ہما اخوان والشکر فعل
مقابلۃ النعمۃ قولا وعملا واعتقادا ای مدح وہی ثنا کرنا اوپر خوبی محمود کی مطلقا کہا جاتا ہی
کہ حمد کرتا ہون مین زید کی ازروی علم اور کرم اوسکی کی اور نہین کہا جاتا ہے کہ حمد
کرتا ہون مین اوپر حسن اوسکی کی بلکہ کہا جاتا ہی کہ مدح کرتا ہون مین اور کہا بعض نے کہ حمد
ومدح ایک ہی چیز ہی اور شکر اوسکا نام ہی جو تعریف مقابلہ نعمت کی ہو ازروی قول کے

کے واسطے ہین اسواسطیکہ تعریف ہی اون اوصاف پرجو محمود مین پائی جاتی ہین بغیر اوسکے وہ
مستحق تعریف کی نہین ہین اور پایا جانا اون اوصاف کا محمود مین اللہ ہی کی طرف سی ہی
اگر نہ عطا کرتا تو یہ تعریف ممکن نتھی اس صورت مین بہی تعریفین رجوع کرینگی طرف اللہ کے
پس حاصل معنی یہ ہوی کہ تمام تعریفین واسطے اللہ کے ہین سوال معنی ثابت کس لفظ کی کہی جاتے
ہین جواب لفظ ثابت بعد الحمد کے مقدر ہی اسواسطے کہ متعلق لام جار کا ہے اور
لام اول بعد کا بمعنی واسطے کی اور اللہ کی معنی یعنی نام ایک ذات خاص کا یعنے باریتعالے
جیسا کہ اوپر تحقیق ہو چکی سوال الحمد للرحمن یا للرحیم کیون نکہا جواب پہلا دو وجہ سے
اتباع کلام ایزدی اور متابعت حدیث کل امر ذی بال لم یبد بحمد اللہ الخ جواب دوسرا
اگر للرحمن یا للرحیم کہتے تو یہ لازم آتا کہ باری تعالی کو استحقاق حمد کا صفات کے
وجہ سے ہی نہ از روی ذات کی سوال لام جارہ للہ کا فائدہ کس معنی کا دیتا ہی جواب
تخصیص کا کہ حمد سوای اللہ کی نہین تحقیقاً اگرچہ حمد غیر کے واسطے بہی مجازاً سوال رب
کی معنی کیا ہین کس جنس سی ہی کسکا صیغہ ہی جواب معنے آفریدگار و پروردگار و آمرزگار
ہین اور جنس مضاعف سی ہی مضاعف اوسکو کہتی ہین جس لفظ مین دو حرف
صحیح ایک جنس کی ہون اگر عین ولام کی جگہ پر ہو تو مضاعف ثلاثی ہوگا مثل رب و مد
کی اصل اسکی ربب و مدد فعل کی وزن پر پس باء و دال اول کو ساکن کیا دوسری
مین ادغام کیا رَبَّ مدّ ہوا اور اگر فاء لام اول و عین و لام ثانی ایک جنس کے ہون
تو مضاعف رباعی ہی مثل مَضمَضَ و زَلزَل کی اور بر وزن فعلل کے اور صیغہ صفت مشبہ
یا مصدر ہی پس اطلاق اوپر باریتعالے کے اسوقت مین بطرز مبالغہ ہے جیسے
زید عدل یا بمعنی اسم فاعل کہین اسوقت مین حمل صحیح ہوگا سوال تعریف رب کے
کیا ہی جواب الرب ہو المالک جمیع الاشیاء سوال رب مضاف ہی طرف عالمین کے
اور مضاف الیہ کو جر ہوتا ہی عالمین مجرور کہان ہی جواب علامت جر کی یہان یی ہی اسواسطے

ملائکہ کا ہی تیسرا جبروت کہ مقام ارواح کا ہی چوتہا لاہوت کہ مقام نوریت و ذات مطلق باریتعالی
عز اسمہ کا ہی **تمہید** ہر گاہ کہ قول مصنف رح کا الحمد للہ الخ سی وہم واہم کا ہوتا تہا جیسا کہ اللہ پالنے والا
تمام عالم کا ہی دنیا مین ویسیہی نیکیان آخرت کی بہی تمام عالم کو عنایت کریگا تو واسطے دفع وہم کی کہا
والعاقبۃ للمتقین **سوال** العاقبۃ کنایہ ہی بہشت اور دوزخ سی اور لام جار للمتقین کا واسطے خصوصیت کے
یا یون کہیی کہ عاقبت مقید ہی ساتہ متقین کی پس یہ معنی ہوی کہ بہشت و دوزخ دونون واسطے
پرہیزگارون کی ہی اور نہین ہی امر ایسا بدلیل قول اللہ برترکی من شہد لی بالوحدانیۃ ولک بالرسالۃ
فدخل الجنۃ **جواب** حسن مقدر ہی قبل العاقبۃ کی مضاف ہی اور العاقبۃ مضاف الیہ مضاف
ساتہ مضاف الیہ کی ملکر مبتدا ہوا لام جار متقین مجرور جار مجرور ملکر متعلق ثابت کا ہوکر کہ مقدر
ہی بعد العاقبۃ کی خبر ہوا مبتدا خبر کی ساتہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ہوا الحمد کا پس معنے
نیکیان آخرت اور قیامت کی یعنی دخول بہشت کی ثابت ہین واسطے منفعت پرہیزگارون کے
نہ واسطے سارے عالمیان کی **سوال** حذف بی قرینہ نہین ہوتا ہی اس جگہ قرینہ کیا ہے
جواب تقوی ثمرہ ایمان کا ہی اور یہ موجب دخول دار جنت کا ہی **سوال** العاقبۃ اصل مین
مجرور تہا بعد حذف مضاف کی مرفوع کیون پڑہتی ہین **جواب** اس قاعدہ سے کہ بعد حذف
مضاف کی مضاف الیہ قائم مقام اوسکے کیا جاتا ہی پس چونکہ لفظ احسن کا مرفوع تہا
بجہت مبتدا ہونیکے پس اوسکے نائب کو یعنی عاقبت کو وہی رفع حوالہ کیا گیا **سوال** تعریف
متقی کی کیا ہی **جواب** المتقی من یتقی عن الشرک والمعاصی یعنی متقی وہ شخص ہی جو پرہیز کرے
شرک و کفر و گناہ کبایر سی **سوال** متقین کسکا صیغہ ہی **جواب** متقین جمع متقی کی صیغہ واحد
مذکر اسم فاعل ثلاثی مزید فیہ باب افتعال جنس لفیف مفروق سی اصل مین مُوتَقِیْ تہا مفتعل کے
وزن پر واو بجہت قرب تای افتعال کے منقلب تے کی ساتہ ہوا تی کو تی مین ادغام کیا او متقین اصل مین
موتقیین تہا کسرہ ی اول پر دشوار جان کر ساکن کیا اجتماع ساکنین سی ی اول گرگئی متقین ہوا اور
لفیف مفروق اوسکو کہتے ہین جس کلمہ مین دو حرف علت کے ایکجگہ نہون مثل وقی کی اور اگر

پس حق رسم خط کا یہ تہا کہ ساتہ الف کے مکتوب ہونہ ساتہ واو کی لاکن واسطی پڑہنی کی واو کے ساتہ لکہتی ہین کہ وقت پڑہنی کی الف مائل طرف واو کی ہوتا ہی **سوال** مصنف کو مناسب تہا کہ بعد حمد کی صلوۃ کو مذکور کرتا ستعین کو کیون مقدم کیا **جواب** واسطے تعظیم کے کہ تخصیص بعد تعمیم کے فائدہ دیتی ہی تعظیم کا **سوال** رسول کی معنی لغت مین کیا ہین **جواب** بمعنی پیغمبر **سوال** تعریف رسول کی کہ کنایہ ہی معنی اصطلاحی سی کیا ہی **جواب** هو انسان بعثه الله تعالی الی الخلق لتبلیغ احکام الشرع مع الدین والکتب یعنی رسول فعول کی وزن پر بمعنی مفعول ای مرسل وہ انسان ہی بہیجا اوسکو اللہ تعالی نی طرف خلق کی واسطی پونہچانی احکام شرع کی ساتہ دین اور کتاب کی نبی کتاب و دین بہی اوسکو ملا ہو **سوال** رسول اور نبی مین کیا فرق ہی **جواب** رسول کی تعریف معلوم ہو چکی یعنی اوسکو کہتی ہین کہ محض واسطی تبلیغ احکام سابقہ کے مبعوث ہو پس نبی تابع رسول کی ہی نہ عکس اسواسطے مصنف نی علی رسولہ کہا و علی نبیہ نکہا باوجودیکہ امر صلوۃ کا لفظ نبی کی ساتہ ہی آیا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی اِنَّ اللهَ وَمَلٰئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ای تحقیق اللہ اور ملائکہ اوسکی رحمت بہیجتی ہین اوپر نبی کی ای ایمان والون رحمت بہیجو اوسپر اور سلام بہیجو سلام کہکر **سوال** مصنف نے کسواسطی خلاف قرآن کی کیا **جواب** باعتبار معنی لغوی کی رسولہ کہا پس خلاف نہوا اسواسطے کہ از روی لغت کی رسول و نبی پیغمبر کو کہتی ہین **فائدہ** بعضی تعریف نبی کی یون کرتی ہین کہ نبی اوسکو کہتی ہین جو کہ مامور ہو ساتہ پونہچانی احکام الہی کی اعم ہی کہ کتاب اوسپر نازل ہوئی ہو یا تابع کتاب رسول سابق کی ہو اور تحقیق نبی اور رسول کی کتب مطولہ مین لکہی ہی **سوال** یہ تعریف اوپر حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کی صادق نہین آتی ہی اسواسطی کہ مبعوث بخلق نہتی بلکہ خلق بعد اوسکی ہوئی **جواب** پہلا قول ہمارا بسوی خلق متعلق تبلیغ کی ہی اور یہی علت غائی ہی کہ مقدم اوپر فعل کی ہوتی ہی **جواب** دوسرا خلق بمعنی مخلوق عام ہی اسبات سی کہ بالفعل ہو یا بالقوہ یہان مراد بالقوہ ہی **جواب** تیسرا خلق مصدر ہے بمعنی مخلوق کی لفظ مطلق ہی نہ مقید ساتہ ایک یا دو یا لاکہہ کی

جنانی ای جو شخص درود نہ بھیجی محمد اور نہ بھیجی اوپر آل محمد کی پس تحقیق کہ ظلم کریگا محمد پر سوال اجمعین
کو بعد آلہ و اصحابہ کی کیون لائی جواب واسطی تاکید کی تاکہ جمیع افراد و آل و اصحاب کی نیچے
نزول صلوٰۃ کی درآوین تمہید چونکہ عادت عرف کی یہ ہی کہ جبکہ بارادہم کا کسی سی کیا چاہتی ہین
تو پہلی اوسکو اشارہ اوس امر کا کر کی دعا اوسکی حق مین کرتی ہین پھر اوس امر کو بالتفصیل بیان
کرتی ہین تاکہ اس دعا سی وہ خوش ہوکر خوب متوجہ ہو اور اللہ کی طرف سی طاقت عنایت ہو
تا اوس بار کو اوٹھالی اسواسطی لفظ بدان سی اشارہ کر کی دعا کی اس مضمون سی اسعدک
اللہ تعالیٰ فی الدارین ای لفظ بدان صیغہ امر فارسی معنی جان تو خطاب عام
ہی واسطی ہر مخاطب سکے غرض اس خطاب سی ہوشیار کرنا مخاطب کا تاکہ بیدار
ہوکر جو کچھ اوس سی کہا جای بغور سنی قولہ اسعد فعل ماضی کاف خطاب مفعول اللہ فاعل اور
موصوف تعالی صفت فی جار الدارین مجرور جار مجرور ملکر متعلق اسعد کا ہوا اور اللہ موصوف صفت
کی ساتہ ملکر فاعل ہوا اسعد کا اسعد ساتہ فاعل اور مفعول اور متعلق کی ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا معنی
اسکی یہ ہوی جان تو کہ نیکبخت کری تجھکو اللہ برتر دونون جہان مین دنیا و آخرت مین یہ جملہ دعائیہ
معترضہ ہی اور جملہ معترضہ اوسکو کہتی ہین جو درمیان کلام کی آوی لاکن ماقبل و مابعد سی کچھ علاقہ نہو سوال
بدان لفظ فارسی کو اسعد پر کہ لفظ عربی ہی کسواسطے مقدم کیا جواب واسطی تنبیہ کے اس بات کے
کہ یہ کتاب عربی ہی بعبارت فارسی اور اوسکو مقدم الخ کہتی ہین سوال بدان کی جگہ پر بشنو
کسواسطی نہین کہا جواب بدان تعلق دل کی ساتہ رکہتا ہی اور بشنو ساتہ گوش کی اور فعل
دل قوی ہی فعل گوش سی سوال بخوان کسواسطی نکہا جواب مقصود جاننا تھا نہ پڑہنا
و قرات کرنا سوال یا ورکن یا بشناس کسواسطی نکہا جواب واسطی اختصار کی کہ لفظ
بدان کا دونون سی اخصر ہی سوال بدان کی جگہ پر اعلم کسواسطی نہین کہا کہ مناسب ماقبل و مابعد کے
کہ عبارت عربی ہی ہوتا جواب تا پہلی ہی انکی کلام سی بعد حمد و نعت کی معلوم ہو کہ یہ کتاب زبان
فارسی مین ہی سوال جملہ دعائیہ یعنی اسعدک الخ کو زبان عربی مین کیون لایا جواب

٩

سے نہو تو اوسکی قسمون کو کیونکر پہچانیگا **جواب** بجہت شہرت کے ذکر نہ کیا **سوال** افعال بفتح
ہمزہ کونسا لفظ ہی **جواب** جمع فعل بکسر فا و سکون عین و لام ہی اور فعل اصطلاح صرفی مین وہ
لفظ کو کہتی ہین جسکی وضع اسواسطی ہو کہ دلالت کری ایسی معنی پر جسکی ساتہ ایک زمانہ تین سے
ای گذشتہ و آیندہ و حال سی ہو پہا جائے **سوال** افعال صیغہ جمع کا ہی ہگی اور تمامی کی معنی مین اسوجہ
سی احتیاج لانی لفظ جملہ کی نرہی کسواسطی لایا **جواب** پہلا واسطی تاکید کی **جواب** دوسرا
افعال جمع قلت ہی اور اطلاق جمع قلت کا تین سی نو تک ہی اور افعال متصرفہ بہت سی واسطے
شمول کی مصنف لفظ جملہ کا لایا **جواب** تیسرا چونکہ مصنف رح کو منظور ہوا اپنی کتاب مین بیان
کرنا تمام اوزان افعال ثلاثی مجرد کی تو شبہہ گذرا کہ اگر یون کہا جاتا ہی کہ بدانکہ افعال متصرفہ برسہ
گونہ است تو اس صورت مین نسبت انقسام کیطرف ثلاثی مجرد کی ہوگی اور ثلاثی مزید اور رباعی مجرد
اور مزید خارج ہو جاتی ہین اسواسطی لفظ جملہ کا لایا تاکہ دلالت کری تمام اقسام افعال خواہ ثلاثی
مجرد ہو خواہ مزید خواہ رباعی مجرد ہو خواہ مزید باعتبار زمانہ برسہ گونہ است **سوال** متصرفہ کون صیغہ
ہی **جواب** صیغہ اسم فاعل مشتق تصرف سی پہرنا ایک صورت سی طرف صورت دوسری کی بفتح
رای اسم مفعول معنی پہیری گئی ایک حال سی طرف حال دوسرے کے **سوال** افعال متصرفہ اصطلاح
مین کسکو کہتی ہین **جواب** ان افعال کو کہتی ہین جسکی مصدر سے چالیس صیغہ کہ اصل ہین یا ہر آئین اس تفصیل
سی چودہ ماضی چودہ مضارع چہار امر چہار نہی مخاطبین اسواسطی کہ امر غیر مخاطب معروف اور اسیطرح
نہی غیر مخاطب داخل مضارع کی ہین جیسا کہ نفی جحد و نفی تاکید اور سوا اسکی اسواسطی کہ اصل امر خطاب
کا ہی اور غائب و متکلم مین خطاب نہین پس گویا کہ داخل مضارع کی ہین اسیطرح نہی غائب و متکلم
سوال مصدر کیا چیز ہی **جواب** جان تو کہ کلمات عرب تین قسم پر ہین اسم فعل حرف اسم اوسکو
کہتی ہین جو دلالت کری ازروی وضع کی معنی مستقل پر بدون اقتران کسی زمانہ کی ازمنہ ثلثہ سی اور یہ
دو قسم پر ہی ایک وہ جو کسی سی مشتق نہو اور نہ اوس سی کوئی مشتق ہو اور اوسکو اسم جامد کہتی ہین
جیسی زید و عمرو و بکر وغیرہ اور دوسرا وہ کہ آپ کسی سی مشتق نہین مگر اوس سی دوسرا مشتق ہی اور

است کیون کہا **جواب** پہلا مصنف رح نے تقسیم فعل کی باعتبار زمانہ کی کی کہ زمانہ اسکی مقترن ہی اور زمانہ تین طرح پر ہی گذشتہ یا حال یا استقبال **جواب** دوسرا امر و نہی داخل ہین مستقبل مین اسواسطی کہ یہ دونون ماخوذ ہین مضارع سی اگر کہی تو کہ مضارع بہی ماخوذ ہی ماضی سی پس چاہیئی اوسکو تقسیم مین داخل کیا کہونگا مین کہ تقسیم بحسب زمانہ کی ہی کہ زمانہ تین ہین گذشتہ آیندہ موجود **جواب** تیسرا یہ دونون داخل ہین مستقبل مین اسواسطیکہ زمانہ مستقبل اگر مقترن ہی معنی اخباریہ کو تو اوسکا نام مضارع ہی اور اگر مقترن ہی معنی انشائیہ کو ای طلب فعل و یا طلب ترک فعل تو اوسکا نام صورت اول مین امر اور صورت ثانیہ مین نہی ہی **سوال** کلام مصنف رح سی سمجھا جاتا ہی کہ ہر ایک فعل متصرفہ تین قسم پر ہی پس لازم آتا ہی کہ فعل ماضی بہی تین قسم پر ہی ای ماضی و مستقبل و حال ایسی ہی فعل مستقبل ایسی ہی فعل حال اور یہ باطل ہی اسواسطیکہ تقسیم الشیئ علی نفسہ لازم آتی ہی **جواب** مراد یہان جنس افعال متصرفہ کی ہی اور لانا لفظ جملہ کا تنبیہ ہی اس بات پر کہ مقسم عام ہی **تمہید** چونکہ مصنف رح نے تقسیم فعل کی باعتبار زمانیکی کی اسواسطی کہ تصریح کردی ساتھ قول اپنی کی کہا ماضی و مستقبل و حال یعنی جنس فعل کی باعتبار زمانیکی تین طرح پر ہے ماضی ہی یا مستقبل یا حال **سوال** ماضی کو ذکر مین مقدم کیون کیا **جواب** اسواسطی کہ زمانہ ماضی مقدم ہی اور زمانون پر جیسا کہ ضَرَبَ کہ معنی اسکی مارا اوس ایکمرد نی زمانہ گذری ہوئے مین **سوال** یہ وجہ چاہتی ہی کہ حال مقدم ہو استقبال پر **جواب** پہلا چونکہ زمانہ حال متوسط ہی گذشتہ اور آیندہ مین اور سمجھنا متوسط کا بدون سمجھی ہوئی طرفین کی دشوار ہی اسیواسطی ماضی اور مستقبل کو پہلی ذکر کیا **جواب** دوسرا چونکہ زمانہ حال کا موجود ہے فی الذہن ہے نہ فی الخارج اسواسطی کہ ہدایت زمانہ ماضی کی نہایت ہی زمانہ استقبال کی اسیواسطی مستقبل کو بعد ماضی کی اور پہلی حال کی ذکر کیا **تمہید** چونکہ امر و نہی و اسم فاعل و اسم مفعول داخل نہتی تقسیم مذکور مین اسواسطی کہا و ہرچہ جزین سہ چیز ست متفرع ست ہم ازین سہ یعنی جو کہ سوای ماضی و مستقبل و حال کی ہی مثل امر و نہی وغیرہ کی وہ خارج نہین ہی ان تینون سی

مبنی کیا لفظ ہی **جواب** صیغہ اسم مفعول اصل اسکی مَبنُویٌ تہی قاعدہ یا یا کہ واو و یا ایک کلمہ مین جمع ہوئی پہلا انکا ساکن واو کوی کیا اور ی کو ی مین ادغام کیا اور قبل یا کی کسرہ دیا مبنی ہوا **سوال** اصطلاح مین مبنی کسکو کہتی ہین **جواب** جان تو کہ کلمات عرب کی اوپر دو قسم کی ہین معرب مبنی معرب وسکو کہتی ہین جسکا حکم اور اثر یہ ہی کہ مختلف ہو آخر اوسکا ساتہ اعراب بالحرکت کی یا اعراب بالحروف بسبب اختلاف عوامل کی جو داخل ہوں وس معرب پر عمل مین مثل جانی زید و ابوہ و رایتُ زیدا و اباہ و مررت بزید و ابیہ اور مبنی وہ لفظ ہی کہ آخر اوسکا بسبب دخول عوامل مختلفہ کی عمل مین متغیر نہو مثل ضَرَبَ ماضی وَاِضرِبْ امر پس مبنی اصل ماضی و امر و حرف ہی **سوال** ماضی مبنی کسواسطی ہوا **جواب** پہلا بنا فعل مین اصل ہی حاجت استفسار کی نہین ہی جیسا کہ لکہا رضی نی **جواب** دوسرا وہ معانی کہ موجب معرب ہونی کی ہین اسمین موجود نہین ہین سواسطی کہ موجب اعراب کی فاعلیۃ و مفعولیۃ و اضافت ہی اور فعل ماضی نہ فاعل فعل کا ہوتا ہی نہ مفعول اور نہ مضاف و مضاف الیہ ایسہی حکم دوسرون افعال و حروف کا جمیعاً **سوال** فعل مبنی ہی اور بنا مین اصل سکون ہی اسواسطیکہ سکون عبارت ہی عدم حرکت سی اور بنا عبارت ہی عدم اعراب سے اور مناسبت عدم کو ساتہ عدم کی ہوتی ہی پس ماضی مبنی بالحرکت کیون ہوا **جواب** بسبب رعایت ماضی کی ساتہ اسم فاعل و اسم مفعول کی صفت واقع ہونی مین نکرہ کی مثل مَرَرتُ بِرَجُلٍ قَامَ کی جیسا کہ مررت برجلٍ قائمٍ ہی **سوال** مشابہت اسم کی کسواسطی فعل کو بنا سی خارج کرتی ہی **جواب** ہرگاہ کہ اسم معرب اصل ہی گو کہ ماضی کو معرب نہین کرتا مگر اصل بنا کو ضعیف کرتا ہی اصل بنا سی خارج ہوا **سوال** بنا مین اصل سکون کیون ہی **جواب** اسواسطی کہ بنا ضد اعراب کی ہی اور اعراب مین اصل حرکت ہی اور ضد حرکت کا سکون ہی پس سکون بنا مین اصل ٹہرا **سوال** ماضی مبنی فتحہ پر کیون ہوا ضمہ کسرہ پر کیون نہوا **جواب** پہلا فتحہ اخف حرکات کا ہی اور فعل باعتبار معنی کی اثقل ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر حدث و نسبت بفاعل و زمان کی پس ثقیل کو خفیف دیا تا اعتدال ہو **جواب** دوسرا فتحہ جز الف کا ہی کہ دو فتحہ سی پیدا ہوتا ہی اور الف ہمیشہ ساکن ہی پس سکون اور فتحہ مین

دونون لب ملتی ہین او فتح کو فتح اسواسطی کہتی ہین کہ وقت بولنی سکے دہن کہلتا ہی اور کسرہ کو کسرہ بسبب منکسر ہونے لب زیرین سکے وقت ملفظ سکے ۱۲ منہ

۱۳

تثنیہ وجمع وغیرہ کی نہین بلکہ صیغہ واحد مذکر غائب ماضی کا اعتبار ہی اسمین جسقدر زائد ہون
اوسیکا اعتبار ہی **سوال** قول مصنف کا مگر بعارض کہ مابعد مین آتا ہی متعلق مبنی علی الفتح ہی
اب سبب آنی جملہ فَلَثٌ حُرُوفُہٗ الخ کی بعید ہوگیا اس صورتمین مصنف کو لازم تہا کہ اس قول کو
بعد قول اپنی مگر بعارض کی نقل کرتا تو عبارت مربوط ہوجاتی **جواب پہلا** عارض مانع فتحہ کا
مثلاً واو فعلوا کا عارض اور صیغہ معروض ہی اور وجود معروض کا مقدم ہی وجود عارض سے اسواسطے
یہ جملہ بیان صیغ مین لایا **جواب دوسرا** اگر اس جملہ کو جملہ معترضہ سمجہی ہو تو ایسی جملہ کا اعتبار
نہین گویا درمیان مین مذکور نہین پس قول مگر بعارض کو ربط ہوگیا **سوال** جواب اول کے
تقریر پر کہ حرکت عارض و حال اور صیغہ معروض و محل ہی پس چاہیی کہ یہ جملہ بعد قول اپنی کے
کہ تعلق دار وہی ذکر کرتا **تمہید** شبہہ ہوتا تہا کہ آخر مبنی کا بالحرف ہو یا بالحرکت متغیر نہین ہوتا
کسیکے سبب سے پس فتحہ ماضی کا بہی متغیر نہوگا حالانکہ صیغہ جمع مذکر وجمع مؤنث غائبہ الخ مین تغیر ہوا ہی
سو واسطی دفع کیا ساتہ اس قول اپنی کی مگر بعارض ای فتحہ متغیر نہین ہوتا ہی یہ کلام استثنا ہی مبنی
علی الفتح سی یعنی ہر وقت مین آخر ماضی کا مفتوح ہوتا ہی مگر وقت عارض ہونے کسی عارض کے
فتحہ باقی نرہیگا جیسا کہ لاحق ہو واو جمع یا ضمیر فاعل کی متحرک مثل فعلوا وضربوا کی واو جمع کا
واحد مین لائی اسکی مناسبت سی لام کو ضمہ دیا اور مثل فعلن الخ کی لام کو ساکن کیا تا توالی اربع حرکات
کی لازم نہ آوی **ف** جاننا چاہیی صیغہ کی اوپر سی کوئی چیز آوی یا آخر مین ملحق ہووی تو اوسکو
عارض کہتی ہین جیسا کہ آگی تعریف مضارع مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی مگر یہان عارض
کی معنی لحوق کی یعنی آخر مین ملنا اسواسطی کہ ماضی مین کوئی چیز متغیر کرنیوالی اوپر سے نہین آتی
ہی **تمہید** چونکہ فارغ ہوا مصنف تعریف ماضی اور حکم و تقسیم اوسکی سی طرف ثلاثی مجرد و رباعی
مجرد کی تو چاہا کہ بیان کرے اوزان دونون قسمونکی واسطی اظہار مضمون بالاکی کہا فَعَلَ
فَعِلَ فَعُلَ فَعْلَلَ ای کیا اوس ایکمرد نی زمانہ گذشتہ مین تین صیغہ پہلی ثلاثی مجرد کی اور صیغہ
چوتہا رباعی مجرد کا **سوال** کسواسطی مثال قلت کی تین اور مثال کثرت کی ایک آئی **جواب پہلا**

ولام کی اصلی ہین ویا زائدہی **سوال** فی وعین ولام کو کسواسطی خاص کیا **جواب** اسواسطی کہ
مخارج تین ہین شفت وحلق ووسط اور کوئی اسم اور فعل خالی ایک ایک حرف مخرج حروف
سہ گانہ سی نہین ہی ایک ہوگا یا دو یا تینون اور فعل مین تو تینون موجود ہین فاشفتی عین
حلقی ولام وسطی **سوال** حروف لفظ عمل کی بہی تین مخرج سی ہین اسواسطیکہ مخرج میم
مابین دولب کی ہی اور عین حلقی ولام وسطی پس فعل کو خاص کیون کیا **جواب**
اس جہت سی کہ فعل شامل ہی جمیع افعال پر کہ اضرب وکرم اور سوا اسکی پر اطلاق فعل کا کرسکتی ہین
نہ لفظ عمل کا کہ اطلاق اسکا نہین آیا ہی یعنی نہین کہا جاتا ہی کہ کرم عمل ہی بلکہ کہا جاتا ہے
کہ کرم فعل ہی **سوال** ان حروف کو اس ترتیب سی کیون اختیار کیا دوسرے ترتیب کیون نہ اختیار
کی مثل علف وغیرہ کی **جواب** پہلا جو مذکور ہوچکا جواب سوال لفظ عمل مین **جواب دوسرا**
کوئی فعل خالی معنی کردن سے کہ ترجمہ جسکا اردو مین کرنا ہی نہین کہ یہ معنی فعل مین بخلاف
ترتیب دوسری کی مثل علف کے کہ معنے اسکی خاص ہین اور باقی تراتیب مہمل ہین
پس ہونا عموم معنے کا مرجح ہی تعین کرنا اس ترتیب کا **سوال** موزون بہ رباعی مین کسواسطی
لام مکرر ہوا **جواب** اسواسطی کہ صیغہ ثلاثی پر ایک حرف بڑہانی سی رباعی ہوتا ہی اور زیادتی
کا الحاق لام کلمہ ہی چونکہ آخر کلمہ لام ہی اسواسطی لام کو مکرر کیا **تمہید** چونکہ مصنف رح فارغ ہوئی تعریف
ماضی سی تو شروع کی تعریف مستقبل کی پس کہا اما المستقبل فعلی الخ گویند کہ زمانہ آیندہ تعلق دارد یعنی مستقبل
اوس فعل کو کہتی ہین جو دلالت کری اوپر حادث ہونے ایسی امر کی جسکی ساتہ زمانہ آیندہ کو علاقہ
ہو یعنی سمجہا جاے اوس لفظ سی پایا جانا اوس امر کا زمانہ آیندہ مین مثل یضرب کی ماریگا وہ ایک مرد زمانہ
آیندہ مین **سوال** ایسی فعل کو مستقبل کسواسطی کہتی ہین **جواب** اسواسطی کہ فعل مستقبل بالکسر
اسم فاعل استقبال سی یعنی پیش آنا اور اس فعل ہین زمانہ ایندہ ماخوذ ہی پس مناسبت تحقق
ہوئی **سوال** تعریف مستقبل کے امر پر صادق آتی ہی پس یہ تعریف مانع نہوئے
جواب یہان مراد حدث سی اخبار حدث ہی نہ انشای حدث اور امر مین انشای حدث ہی

۱۵

بیان کیا چون یَضْرِبُ یَفْعِلُ بکسر العین کی وزن پر مارےگا وہ ایک مرد زمانہ آیندہ مین یَسْمَعُ
مفتوح العین کی وزن پر سنیگا وہ ایک مرد زمانہ آیندہ مین یَکْرُمُ مضموم العین کے وزن پر
بزرگ ہوگا وہ ایک مرد زمانہ آیندہ مین یَتْعَبُ یَفْعَلُ کے وزن پر اوٹھایگا وہ ایک مرد زمانہ
آیندہ مین تمہید چونکہ فارغ ہوا مصنف رح تعریف مستقبل سی شروع کی تعریف حال کی پس
کما اما حال فعلی را گویند کہ بزمانہ موجود تعلق دارد ای حال اوس فعل کو کہتی ہین جو دلالت
کری اوپر حادث ہونی ایسی امر کی جسکی ساتہ زمانہ موجود کو علاقہ ہو یعنی سمجہا جاے اوس لفظ سے
پایا جانا اوس امر کا زمانہ موجود مین مثل یَفْتَحُ کی کہولتا ہی وہ ایک مرد زمانہ موجود مین اور آخر
اسکا بہی مرفوع ہوتا ہی مگر کسی عارضہ کی سبب سے رفع ساقط ہوجاتا ہی جسطرح صیغہ استقبال
مین تمہید چونکہ صیغہ حال و استقبال کی ایک صورت پر ہین اور اوزان اوسکے جداگانہ
نہین پای گئی اسیواسطی امثلہ مثل ماضی و مستقبل کے بیان نکئی کہ تحصیل حاصل کے ہی لہذا
اشارہ کیا ساتہ قول اپنی کی کہ صیغہ حال ہمچو صیغہ استقبال است ای صیغہ حال کا مانند
صیغہ استقبال کے ہی **سوال** لفظ صیغہ کی اصل معنی کیا ہین اور کسکو کہتی ہین **جواب**
اصل صیغہ کی صوغۃ تہی واو ساکن ماقبل اوسکی مکسور داوی ہوا اور معنی لغوی زرگری بوتہ انداختن
کی ہین اور زرگری کردن کی معنی بہی آی ہین یعنی آراستہ کرنا کسی چیز کا سونے روپے
سی **سوال** درمیان زرگری و صیغہ کی کہ مراد الفاظ مختلفہ سی ہی مناسبت کیا ہے
جواب مناسبت دونون مین پیدا ہونا کسی چیز کا جیسا کہ بجہت زرگری زر کی اشکال
مختلفہ زیور کی حاصل ہوتی ہین ویسی ہی اختلاف صیغہ کی بسبب حرکات و سکنات کے
معانی مختلفہ پیدا ہوتی ہین اور صیغہ کی معنی اصل کی بہی آئی ہین بولا جاتا ہی ہذا من صیغۃ
کریمۃ یعنی یہ اصل بزرگ سی ہی ایسیہی منتہی الارب مین لکہا ہی **سوال** صیغہ اصطلاح مین
کیا چیز ہی **جواب** اتفاق کرنا قوم کا اوپر وضع کرنی ایک شی کی بمقابلہ شی دوسری کے
سوال تعریف صیغہ کی کیا ہی **جواب** صیغہ اصطلاح صرف مین عبارت ہی ایک ہیئت سے

ساقط ہی تابع مستقبل کی کیا گیا **سوال** زمانہ حال قبل وجود اپنی کی مستقبل تہا بعد گذرنے کے ماضی ہوا پس نسبت دونون جانب کی ساتہ برابر ہی کسواسطے اوسکو تابع مستقبل کے کیا **جواب** زمانہ حال کو قبل وجود اسکی کی صفت استقبال کی حاصل ہی اور صفت ماضی کی اسکو اسوقت حاصل نہین بلکہ بعد گذرنیکی حاصل ہوگی اسواسطی تابع مستقبل کے کیا **تمہید** ہرگاہ کہ فارغ ہوا مصنف تعریفات ماضی و مستقبل و حال اور احکام انکی سی چاہا کہ بیان کرون مصداق انکی یعنی تعداد صیغ باختلاف صور کہ وضع کیی ہین اہل صرف نے پس کہا وہر یک ازین ماضی و مضارع چہاردہ کلمہ بیرون می آیند ای ہریک ماضی و مضارع سی چودہ صیغ باہر آتی ہین یعنی ہرایک کے واسطے بوضع واضع چودہ کلمہ مقرر ہوی **سوال** مضارع کسکو کہتی ہین **جواب** مضارع اوس فعل کو کہتی ہین جو دلالت کری اوپر حدث کی ساتہ اقتران زمانہ حال و ایندہ کی مثل تضیرب کی مارتا ہی یا ماریگا وہ ایک مرد زمانہ حال و استقبال ہین پس صیغہ مضارع مشترک ہی میان حال و استقبال کی چنانچہ علامہ تفتازانی نی بہی اختیار کیا اور نزدیک بعض کی حقیقۃً حال کی واسطی اور مجازاً استقبال کے واسطے اور نزدیک بعض کے برعکس **سوال** بتقدیر اشتراک تعریف فعل کی اوسپر صادق نہین آتی ہی اسواسطے کہ فعل مین اقتران ایک زمانہ کا زمانہ تین سی معتبر ہی اور مضارع مین دو زمانہ ہی **جواب پہلا** مراد یہان مانعۃ الخلو ہی نہ مانعۃ الجمع پس ایک زمانہ بہی پایا جاتا ہی **جواب دوسرا** اشتراک اسکا بحسب وضع نہین ہی بلکہ بحسب استعمال ہی اسواسطی اتفاق کیا ہی اکثر صرفیون نی کہ مضارع موضوع ہی واسطی حال کی حقیقۃً اور مجازاً استقبال مین اور بعض کی نزدیک برعکس پس دفع ہوگیا اعتراض **سوال** اس فعل کا مضارع کیون نام رکہا **جواب پہلا** مضارع بالکسر بمعنی مشابہت کی مشتق مضارعۃ سی بمعنی مانند ہونی کی ہین اور فعل مضارع بہی مشابہ ہی اسم فاعل کے ساتہ جیسا کہ گذرا **جواب دوسرا** مضارع کی معنی شریک ہونیوالا اور یہ فعل مشترک ہی دو معنی کو **سوال** مصنف نی چہاردہ کلمہ کہا اور چہاردہ صیغہ نکہا **جواب** تاکہ دلالت بمنزلہ صراحت کی اوپر وضع کی ہو اسواسطیکہ قید وضع

انا نحن جواب تیسرا مصنف کی طرف سی کہ صیغ ماضی کی مستعمل عرب مین انہین اوزان پر پائی
اسلیکہ مشترک صورةً اور بارہ باشکال مختلف چونکہ متکلم اول نی کہ وہی واضع تہا تقسیم صیغ
کی اسطرح پر کہ پہلی ایک ایک صیغہ بمقابلہ ہر فاعل کی غائب سی وضع کئی کہ غائب مقدم تہا
بحسب الزمان اس جہت سی کہ غائب مقدم اور حاضر موجود ہی اور معدوم مقدم ہی موجود پر
اسیطرح چہ صیغہ حاضر کیواسطی وضع کیئی لاکن ایک مشترک صورتمین تثنیہ مذکر و مونث
کیواسطی وضع کیا بجہت قلت التباس کی اسکا ذکر آگی آیگا یہ سب بارہ ہوی باقی رہے
دو صیغہ یہ اپنی واسطے قرار دیی بمثل القاسم محروم **جواب** چوتہا واضع کی طرف سے
اگرچہ بحسب عدد فاعل کی اٹہارہ چاہیی چونکہ متکلم بیشتر روبرو مخاطب کے رہتا ہی رفع التباس
کا ویکہنی ہی حاصل ہی اور اگر متکلم پس پردہ بہی ہو اکثر امتیاز آواز سے ہوجاتی ہی
کہ زن و مرد ایک دوچار کی آواز مین فرق ہی اسواسطی اختصار دو صیغہ پر کیا ایسی ہی
مخاطب بیشتر روبرو متکلم کے رہتا ہے لاکن کدہی پس پردہ مین امتیاز نہین ہوتے
اسواسطی اسمین ایک ہی صیغہ مشترک رکہا اور باقی سی ایک ایک ہر فاعل کے واسطے
وضع کیا بجہت عدم امتیاز **سوال** اس تقدیر پر واسطی متکلم کی دو صیغہ قرار دینی کی
حاجت نہین بلکہ ایک صیغہ کافی ہی اور مشاہدہ وغیرہ سی التباس نہوگا **جواب**
واحد مخالف تثنیہ و جمع کی ہی اور تثنیہ جمع مین ایک مناسبت لازم ہی اور اصل مخالف
صیغ کا ہی جہان تک ممکن ہو اسواسطی واحد کی لیی صیغہ علیحدہ قرار دیا گیا اور تثنیہ کیواسطی
علیحدہ **سوال** مذکر بہی مخالف ہی مونث کی اور اصل مخالف صیغ کا ہی جہانتک
ممکن ہو پس واسطی ہر ایک کے صیغہ علیحدہ کسواسطے مقرر نکیا **جواب** بسبب اختصار
و عدم زیادتی التباس کے صیغہ متحد واسطے ان دونون کی لایا **سوال** بہرکیف اصل
تیرہ صیغہ ٹہہرتے ہین پس مصنف نی کسواسطے تیرہ کو قرار دیا ایسی ہی اکثر نی اختیار
کیا **جواب** واسطی تسہیل فہم مبتدی کی مکرر ذکر کیا **سوال** کسواسطی مضارع مین

17

۱۸

فعل منسوب ہوا اور معنی اصلی فعل کی معنی وصفی ہین یعنی معنی مصدر کی دال حال مدلول اور محل اسی کا ہوتا ہی مثل ضرب زید کی پس ضرب فعل اور اصل اوسکی ضرب بسکون رای ہی اور معنی اسکی زدن یعنی مارنا معنی وصفی اور مدلول اسکا زید ہی بخلاف ضُرِبَ عَمروٌ کی اگرچہ معنی ضرب کی یعنی مار گیا تعلق ساتھ عمرو کی رکھتا ہی لکن معنی اصل فعل کی کہ زدن یعنی مارنا متعلق اوسکا ہی جسکا عمر مضروف ہی پس محل اصلی نسبت فعل کی طرف مفعول کی نپائی گئی پس قسم مجہول کا ثابت ہوا داخل معروف مین ہی **جواب** مصدر کی معنی کبھی مفعول کی بہی لیی جاتی ہین اگرچہ وہ اصلی نہین ہین بلکہ عارضی ہین بسبب منسوب ہونی اسکی کی طرف مفعول کی مگر اسوقت مین بہی معنی معتبر ہین اور کہا جاتا ہی کہ نسبت فعل کی طرف مفعول کے بہی مجازا ہی پس اسوقت مین تعریف مجہول کی درست ہوگئی اور قسم جداگانہ ہوا **سوال** مجہول کی وضع سی کیا غرض ہی **جواب** غرض وضع سی نہ ذکر کرنا فاعل کا خواہ واسطے خساست و حقارت فاعل کی یعنی فاعل حقیر و خسیس و ادنی ہی یا واسطی عظمت فاعل کی یا واسطی شہرت فاعل کے یا فاعل معلوم نہین مثل شُتِمَ الامیر یعنی گالی دیا گیا امیر پس اوس شاتم کا ذکر نہین سبب حقارت کی مثل قُتِلَ الزانی یعنی قتل کیا گیا زانی و نام قاتل کا ذکر نہین کیا بجہت عظمت کے پس اسپر قیاس کیجاوین اور مثالین **سوال** معروف کو مجہول پر کیون مقدم کیا **جواب** معروف اصل ہے اور منسوب ہی طرف عمدہ کی یعنی طرف فاعل کی پس مقدم ہوا اور یہ مجہول سے کہ فرع ہی اور منسوب ہی طرف فضلہ کی یعنی مفعول کے **تمہید** چونکہ فارغ ہوا مصنف رح قسمت فعل سی طرف معروف و مجہول کی تو شروع کی تقسیم ان دونون کی باعتبار وصف کی پس کہا و ہر یک ازین ہر دو

ہر دو گونہ است اثبات و نفی ای ہر ایک معروف و مجہول بہی دو طرح ہی اثبات و نفی **سوال** اثبات مصدر ہی یعنی ثابت کرنا اور نفی بہی مصدر یعنی دور کرنا پس فعل پر کیون یہ معنی صادق آئینگی کہ ملقب باثبات و نفی کرسکے ہو **جواب** مصدر یعنی مجہول ای اثبات یعنی مثبت اور نفی یعنی منفی کی پس حل صحیح ہوا اور فعل اصطلاحی مثبت وہ فعل ہی کہ معنی مصدر کی اوسکی منسوب الیہ کی مقارن و ثابت ہو جیسا کہ ضرب زید کہ مارا زید نی پس مارنا مقارن ہی زید کی اور ثابت ہی زید مین اور منفی

مذکر کامل ہی باعتبار عقل و دین کی مونث سی اور کامل مقدم ہی ناقص پر **سوال** فعلا فعلوا مین
واو کسواسطی زیادہ کیا **جواب** پہلا واسطی فرق میان واحد وتثنیہ وجمع کی چونکہ الف خفیف
تہا اور تثنیہ ثقیل ہی ازروی استعمال کی الف تثنیہ کو دیا اور واو ثقیل جمع کو دیا کہ جمع خفیف ہی
تاکہ خفیف بثقیل و ثقیل بخفیف ہوجای **جواب** دوسرا الف اختصار ہما کا کہ ضمیر مرفوع منفصل تثنیہ مذکر
غائب کی ہی ایسی ہی واو اختصار ہموکا کہ ضمیر فاعل مرفوع منفصل جمع مذکر غائب کی ہی
سوال ہمو کونسا لفظ ہی **جواب** موافق قیاس کی ہو وہی اسواسطی کہ مفرد اسکا ہو ہی ہمو اصل
مین بسبب ہو وتہا بسبب اجتماع دو واو کی بنظر اتحاد مخرج واو ومیم کی کہ دونون شفتی ہین واو اول
کو میم سی بدل کیا **سوال** ہوا بالالف ضمیر تثنیہ کی ہی ہما کسواسطی ہوا **جواب** بجہت مناسبت
جمع کی **سوال** ہم کون لفظ ہی **جواب** مخفف ہمو کا ہی بعد دور کرنے واو کی ہم ہا
سوال ہی و میم بہی دلالت کرتا ہی ہما ہمو پر پس کسواسطے الف تثنیہ مین اور واو جمع
مین واسطے دلالت کی زیادہ کیا **جواب** اسواسطے کہ زیادت مین اصل حروف علت ہین
سوال لام فعلوا کو ضمہ کسواسطی دیا **جواب** بجہت مناسبت واو کی **سوال** رموا مین
کسواسطی میم کو ضمہ نہین دیا **جواب** اسجگہہ حرف میم ماقبل واو کی نہین ہی اصل اسکی رمیوا ہے
یی کو بسبب فتحہ ماقبل کے الف کی ساتہ بدلا کیا اور الف اجتماع ساکنین سی حذف ہوا پس ماقبل
واو کی یی ہی اور وہ مضموم ہی بعد اعلال کی رمو رہا پس یہ ضمہ تقدیری کافی ہی **سوال** رمیا
مین باوجودیکہ قاعدہ پایا جاتا ہی یا الف کیون نہوئی **جواب** اگر الف کی ساتہ بدلا کرتی
مشابہ واحد کی ساتہ ہوتا **سوال** رضوا مین ضاد ماقبل واو کی نہین اسواسطیکہ اصل اسکے
رضیوا ہی کسواسطے ضاد کو بجہت مناسبت واو کی ضمہ دیا **جواب** ضمہ مناسبت واو سی نہین
بلکہ یی کا ہی بجہت لزوم خروج کسرہ کی طرف ضمہ کی ضمہ یی کا نقل کرکے ضاد کو دیا بعد دور
کرنی حرکت ماقبل کی اور یی کو بجہت اجتماع ساکنین کے حذف کیا **سوال** فعلوا مین اور مثل
اسکی بعد واو ضمیر کے الف کسواسطی لکہتی ہین **جواب** واسطے فرق میان واو جمع و واو عطف کے

19

جائز نہین عطف اوپر ضمیر فاعل کی بدون تاکید کی پس نہین کہا جاتا ہی ضربتُ وزیدٌ بلکہ کہا جاتا ہے ضربتُ انت وزیدٌ **سوال** ضربکَ مین چار حرکت پی درپی جمع ہوئین **جواب** کاف ضمیر مفعول کا ہی اتصال اسکا قوی نہین رکہتا پس یہ لفظ بمنزلہ کلمہ واحد کے نہوا **سوال** ہُدَبِدٌ مین چار حرکت جمع ہوئین **جواب** اصل اسکی ہدابد تہی واسطی قصر کی الف کو دور کیا **سوال** فَعَلْنَ مین کسواسطی تے کو کہ علامت تانیث کی ہی حذف کیا فعلتن کیون نکہا **جواب** پہلا تا اجتماع دو علامت تانیث کا کہ تے و نون ہی لازم نہ آوی کہ یہ ثقیل ہی **جواب دوسرا** تی علامت تانیث واحد کی اور نون علامت جمع مونث کا ہی اگر جمع ہون تو لازم آتا ہی اجتماع متضادہ کا کلمہ واحدہ مین **سوال** حبلیات جمع حبلی مین دو علامت تانیث کی جمع ہوئین **جواب** حبلیات جمع حبلی کی ساتہ الف مقصورہ بمعنی زن حاملہ کی جب چاہا کہ جمع بناوین الف تانیث حبلی کا ساتہ یی کی بدلا گیا اور بعد اسکی الف وتا زیادہ کیا حبلیات ہوا پس علامت تانیث کی باقی نرہی **سوال** الف حبلی کا کسواسطی ساتہ یی کی بدلا ہوا **جواب** اگر بدل نکرتی الف حالت جمع مین بسبب اجتماع ساکنین سبب لانی الف وتا ہی علامت جمع کی گر پڑتا اور حذف اس الف لازم کا جائز نہین پس ضرور ہوا بدل کرنا چونکہ یا اخف ہی واوسی اسواسطی یا کی ساتہ بدل ہوا **جواب تیسرا** فعلن تاکہ فعل ثقیل ہی اسم سی بسبب دلالت کرنے حدث پر اور نسبت طرف فاعل و زمان کی بخلاف اسم کی اسواسطی اجتماع دو علامت کا مطلقاً فعل مین ممنوع ہوا **سوال** نون فَعَلْنَ کو مشدد کیون نکیا **جواب** فعلن اصل مین فعلتن تہا پس ارادہ کیا کہ ما قبل نون کے ساکن ہو تاکہ حکم نونات کا مختلف ہوا اسطیکہ حکم نونات کا الف کی ساتہ یہ ہی کہ ما قبل مین ساکن ہوتا ہی اسیواسطی تا کو حذف کیا فعلن ہا **سوال** فَعَلْتَ مین تا کسواسطی زیادہ کی **جواب** ضمیر واحد مذکر حاضر فاعل فعل کی ہی **سوال** تا کو حرکت کیون ہی **جواب** تاکہ مشابہت واحد مونث غائب کی ساتہ نہو **سوال** فتحہ کیون دیا **جواب پہلا** اسواسطی کہ تا انت کہ ضمیر مرفوع منفصل واحد مذکر حاضر کی ہی مفتوح ہی **جواب دوسرا** فتحہ مناسب شان مذکر کی ہی کہ خاص و فعق ہی مونث سے

اوسط ہی اسواسطی مناسب ہوا واسطی مخاطبت کرکی کہ درجہ جال کا اشرف ہی درجہ نساسی جیساگہ گذرا اور
کسرہ کہ حرکت سفلی ہی مناسب مخاطب مؤنث کی ہوا نہ واسطی غائبہ کی اسواسطیکہ حاضر غائب سے اشرف و ممتاز
ہی پس ضم واسطی مونث غائبہ کی خاص کیا سوال فَعَلْتُنَّ کہ صیغہ جمع مؤنث حاضر کا ہی نون ضمیر مشدد
لایا گیا بخلاف فَعَلْنَ جمع مونث غائب کے باعث تفرقہ کا کیا ہی جواب تا زیادتی حذف کے اور اِلگیدور
انکی لازم نہ آوی اسواسطی کہ ضمیر جمع غائب کے لُہنَّ ہی وحرف دور ہوا اسیکے مطابق آمنتن سی بہی کہ
ضمیر مونث حاضرہ کی ہی دو حرف اول کی دور ہوے سوال فَعَلْتُ متکلم وحدان مین تا کو کہ علامت
فاعل کی ہی زیادہ کیا اور انا کو کہ ضمیر اوسکی ہی مستتر کیا جواب اسواسطیکہ ممکن نہ تہی زیادہ تے
حروف اناسی اسواسطیکہ الف سی التباس تثنیہ مذکر غائب کے ساتہ اور نون سی جمع مونث غائب کے
ساتہ اور پوری ضمیر یعنی اناسی صیغہ متکلم مع الغیر کی ساتہ کہ فَعَلْنَا ہی اسواسطی تا کو لائی کہ اور اخواب اسکے
مین آئی پہر واسطی فرق کی ضمہ دیا گیا اور اسواسطے ضمہ دیا تا کہ ضمیر فاعل کی ہی اور فاعل مرفوع ہوتا ہے
سوال فعلنا مین نون کہان سی آیا جواب یہ نون نا خوذ ہی نَحْنُ سی کہ ضمیر فاعل متکلم مع الغیر کی
ہی سوال الف کسواسطے زیادہ کیا جواب پہلا تا کہ مشابہت نہو ساتہ فَعَلْنَ کے جواب
دوسرا اشارہ ہی اسبا تکی طرف کہ یہ صیغہ مشترک ہی میان تثنیہ وجمع کے اسواسطیکہ نون علامت
ہوا کرتا ہی واسطی جمع کے اور الف علامت تثنیہ کا ہی جواب تیسرا تا کہ کثرت لفظ دلالت کری کثرت
معنی پر اسواسطیکہ فَعَلْنَا کثرت رکہتا ہی معنی فَعَلْتُنَّ سی کہ اطلاق فعلن کا تثنیہ پر نہین ہوتا ہی بخلاف
فَعَلْنَا کی کہ اطلاق اسکا تثنیہ پر بہی ہوتا ہی تمہید چونکہ فارغ ہوا مصنف ؒ بحث معروف مثبت سے تو
چاہا کہ بیان کرون امثلہ وطریقہ ساخت مجہول مثبت کا ساتہ فصل جداگانہ کی پس کہا فصل
لغت مین معنی جدا کرنیکی ہین اور اصطلاح مین پارہ مسائل کہ مغائر ہون احکام اوسکی نسبت ما قبل کے
پس لانا اس لفظ کا تنبیہ ہی اس بات پر کہ بحث سابق سی جدا ہی این ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل

ماضی معروف بود چون خواہی کہ مجہول بنا کنی فای فعل را ضم کن عین فعل را کسرہ دہ ور دو حال
ای یہ سب کہ کہا گیا بحث اثبات فعل ماضی معروف کا تہا جو چاہی تو کہ فعل ماضی مجہول سواری تو فای فعل کو

اس فقیر کے خیال مین بتوفیق اللہ القدیر یون آتا ہی کہ رفع کی معنی صراح مین برداشتن و ہو خلاف الوضع کی ہین یعنی اوٹہانا ایک چیز کا اوسکی جگہ سی اور یہ ضد ہی وضع کی اور معنی وضع کی رکہنا کسی چیز کا اوسکی محل مین پس اصل نسبت فعل کیطرف فاعل کے موضوع ہی اس مجہول نے اوس نسبت کو اوٹہاکر خلاف وضع مفعول کیطرف کی دوسرے معنی رفع کی گردانیدن کسی را بکسی کی بہی آتی ہین یعنی نزدیک کرنا کسی چیز کو کسیکے ساتہ اور اس فعل مجہول نی بہی نزدیک کر دیا اثر فعل کو طرف مفعول کی اور نسبت فعل کو طرف مفعول کی ہو رآسی پر قیاس کر رفع بمعنی ضم کو اور کشف اللغات الا لکہتا ہی کہ رفع کی معنی کم عقل کی بہی آئی ہین پس کم عقل ادون بالرتبہ وغیر معقول صاحب عقل سی کہ عمدہ و اعلی و معقول ہی چونکہ اصل نسبت فعل معروف کی طرف فاعل کے کہ وہ عمدہ ہی اور بغرض اسکی معقول ہی اور فعل مجہول منسوب ہی طرف ادون کی ای فضلہ اعنی غیر معقول ور اوزان اسکی غیر معقول ہین پس رفع اور مجہول مین مناسبت تامہ ہی دلالت کرتا ہی جمیع اوصاف مجہول پر اسیواسطی لایا گیا اول کلام مین تا کہ مخاطب قبل سننے اور دیکہنی تصویر صیغہ مجہول کی اوصاف مجہول پر آگاہ ہو جاوے دوسری وجہ یہ ہی کہ رفع کی معنی بلندی کی بہی آئی ہین پس رفع چاہتا ہی صدارت کو اسیواسطی حرف اول کو دیا **سوال** کسرہ عین کو کیون مقرر کیا **جواب** پہلا اگر ضمہ دین تو کلمہ بہت ثقیل بلکہ اثقل ہو جائیگا **جواب** دوسرا اگر فتحہ دیا جاتا تو حالت وقف مین ملتبس ہوتا ہی ساتہ ہُدیٰ مصدر کے اور بروزن فُعَّل کی اور اگر ساکن کرین تو ملتبس ہوتا ہی شُغُل مصدر کے ساتہ اور بروزن فُعْل کے پس ضرورت ہوئی طرف کسرہ کے **جواب** تیسرا یہ بہی وجہ خیال مین آتی ہی کہ کسرہ کے معنے شکستن کی آئی ہین یعنی توڑنا ای شی واحد کے جزجز کرنا ہر چیز کو جدا کرنا دوسرے چیز سے اس مجہول نی بہی نسبت فعل کے کہ اصل ہے طرف فاعل کے توڑ کر طرف مفعول کی دی اور یہ بہی وجہ ہے کہ استعمال کلام عرب مین بلا اطلاق خفض کا اوپر جر کی بہی آیا ہی پس خفض کے معنی لغت مین آواز پست کرنا اور مجہول پست ہی معروف سی بالرتبہ و بنسبت الفعل اور جر کرنا بمعنے زیر کرنی کی معنی بہی آئے ہین یہی معنی ظاہر ہی کہ رتبہ مفعول کا بہ نسبت فاعل کے زیر ہی اور نرم چلنی کی معنی بہی آئی ہین یعنی ضعیف پس مجہول ضعیف ہی معروف سے بالرتبہ و بالاوزان و پست ہونا

وہ بھی کہ فاعل پر تمام ہو بلکہ محتاج طرف مفعول کی بھی ہو یعنی اثر فاعل کا طرف مفعول کے پونچا وے جیسا
کہ ضَرَبَ زیدٌ عمرًا ف بعض قاعدہ مختصر مجہول کا یون بیان کیا ماضی اگر زائد تین حرف سے ہو اور اول اوسکا
تا زائد ہو اس تا اور مابعد اسکے کو ضمہ دے اور ماقبل آخر کو کسرہ دے مثل تُعُہِّدَ و تُدُحْرِجَ کے اگر ہمزہ وصل کا ہو
پس ضمہ دے ہمزہ کو اور حرف ثالث کو مثل اُجْتُنِبَ و اُسْتُخْرِجَ کے اور اگر ان دونون سے کوئی نہ ہو پس اول حرف
صیغہ کو ضمہ دے اور ماقبل آخر کو کسرہ دے مثل اُکْرِمَ و دُحْرِجَ کے **تمہید** اب مصنف رحمہ حسب ضابطہ مجہول
مذکور بالا کی اوزان سے آگاہ کرتا ہی **بحث اثبات فعل ماضی مجہول فُعِلَ**
کیا گیا وہ ایک مرد زمانہ گذشتہ مین صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی مجہول **فُعِلَا**
کیے گئے وہ دو مرد الخ **فُعِلُوا** کیے گئے وہ سب مرد الخ **فُعِلَتْ** کی گئی وہ ایک عورت الخ **فُعِلَتَا**
کی گئین وہ دو عورتین الخ **فُعِلْنَ** کی گئین وہ سب عورتین الخ **فُعِلْتَ** کیا گیا تو ایک مرد الخ
فُعِلْتُمَا کیے گئے تم دو مرد الخ **فُعِلْتُمْ** کیے گئے تم سب مرد الخ **فُعِلْتِ** کی گئی تو ایک عورت الخ
فُعِلْتُمَا کی گئین تم دو عورتین الخ **فُعِلْتُنَّ** کی گئین تم سب عورتین الخ **فُعِلْتُ** کیا گیا مین
ایک مرد یا ایک عورت الخ **فُعِلْنَا** کیے گئے ہم دو مرد یا دو عورتین یا سب مرد یا سب عورتین الخ پر
ان صیغ کے معانی مین لحاظ زمانہ و صیغہ و بحث کا نگاہ رکھنا چاہیے واسطے تخفیف کی بیان چہوڑ دیا گیا
تحریر مین نہین آیا **تمہید** چونکہ فارغ ہوا مصنف رحمہ بیان معروف و مجہول مثبت سے تو چاہا کہ بیان
کرون دوسری قسم انکی کا یعنی معروف منفی و مجہول منفی کا فصل جدا گانہ مین پس **فصل**

اینہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل ماضی مجہول بود چون خواہی کہ نفی بنا کنے
مای نفی در اول او در آر ای جو کہ کہا گیا بحث مثبت فعل ماضی مجہول کا تہا جو چاہے
تو کہ فعل ماضی منفی سوا کرے تو مای حرف نفی کا اول فعل ماضی کی زیادہ کر جان تو کہ اسجگہ مین نفی کے
معنی منفی کی ہین اسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی **سوال** کلام مصنف رح مین نفی کی معنی منفی کی کس واسطے
لیے گئے **جواب** کلام فعل ماضی مین ہی اسی جہت سے قبل لفظ نفی کی موضوا سکا محذوف کیا گیا
اور حمل نفی کا کہ مصدر ہے فعل پر نہین ہو سکتا ہی اسواسطے مفعول کی معنی مین لیا گیا تاکہ حمل صحیح ہو **سوال**

بحث نفی فعل ماضی مجہول
ما فُعِلَ ما فُعِلَا ما فُعِلُوا ما فُعِلَتْ ما فُعِلَتَا ما فُعِلْنَ ما فُعِلْتَ ما فُعِلْتُمَا ما فُعِلْتُمْ ما فُعِلْتِ ما فُعِلْتُمَا ما فُعِلْتُنَّ ما فُعِلْتُ ما فُعِلْنَا

اگر ماضی مین یہ حروف زیادہ ہوتی اور مضارع مین کم کرتی کچھ حاجت نتھی **جواب** لایق زیادتی کی مضارع ہی اسواسطےکہ مزید علیہ منقوص بعد اصل کی ہوتا ہی اور مضارع بعد ماضی کی ہے بحسب اوقات وزمانہ کی **سوال** حروف مضارع کو کسواسطے اول مین لاتی ہین آخر مین کیون نہین لاتے **جواب** پہلا تاکہ اول کلام ہی سامع کو معلوم ہوکہ یہ مضارع ہے بخلاف ترکیب دوسرے کے سامع کو اشتباہ ہوگا کہ ماضی ہی یا مضارع **جواب** دوسرا اگر یا کو آخر مین زیادہ کرین تو اشتباہ ہوگا اوس ضمیر کے ساتھہ جو مضاف ہو طرف یای متکلم کی اور اگر الف ونون وتا کو زیادہ کرین تو مشابہ ہوگا ساتہ بعض صیغ ماضی کی **سوال** اول مضارع مین یہ حروف کسواسطے زیادہ کرتے مین **جواب** چونکہ درمیان ماضی و مضارع کے اختلاف ہی چاہا کہ لفظ مین بھی مخالفت ہو

سوال حروف مضارع کو کون حرکت ہوتی ہی **جواب** سب ابواب ثلاثی مجرد ومزید مین مفتوح ہی مگر چار باب مین مضموم ہوتا ہی یعنی باب افعال وتفعیل ومفاعلۃ وفعللہ مثل اَکرَمَ یُکرِمُ وصَرَّفَ یُصَرِّفُ بالتشدید وقَاتَلَ یُقَاتِلُ وبَعثَرَ یُبَعثِرُ ایسی ہی لکھا ہی صاحب صرف وغیرہ نے ورنہ تحقیق یوں ہے اگر ماضی چہار حرف ہی خواہ ثلاثی مزید غیر ملحق برباعی ہو یا ملحق برباعی مجرد ہو یا رباعی ہو اور ہمزہ وصل وتمین نہو اس صورت مین علامت مضارع مضموم ہوتی ہی وما قبل آخر مکسور مثل اکرم یکرم وصرف یصرف وقاتل یقاتل وجلبب یجلبب وقلنس یقلنس وجورب یجورب وسرول یسرول وشیعل یشیعل وشریف یشریف وقلسی یقلسی وبعثر یبعثر اور باقی مین مفتوح آتا ہی اور تفصیل اس مقام کی انشاء اللہ تعالی شرح منشعبہ مین بیان کرونگا اور نزدیک بعض کے ثلاثی مجرد مین مکسور بھی آتا ہی مثل اِعلَم بکسر ہمزہ صیغہ وحدان متکلم **سوال** ان چارون باب مذکورہ مین مضموم کیون ہی **جواب** چار حرفی فرع ثلاثی کی ہی کہ وجود اسکا بدون اوسکی متصور نہین ہی اور ضمہ بھی فرع فتحہ کا ہی پس فرع کو فرع دینا اولی ہی **سوال** ضمہ فرع فتحہ کا کیون کر ہی **جواب** پہلا اسکی بحث مجہول ماضی مین مذکور ہے **جواب** دوسرا اگر یکرم مین یا کو فتحہ دین التباس ہوتا ہی مضارع ثلاثی مجرد کی ساتہہ پس ضمہ

۲۵

اگر ماضی مین یہ حروف زیادہ ہوتی اور مضارع مین کم کرتی کچہ حرج نتہی جواب البتہ زیادتی کی مضارع ہی اس واسطیکہ مزید علیہ منقوص بعد اصل کی ہوتا ہی اور مضارع بعد ماضی کی ہی بحسب اوقات و زمانہ کی سوال حروف مضارع کو کسواسطے اول مین لاتی ہین آخر مین کیون نہین لاتے جواب پہلا تاکہ اول کلام ہی سامع کو معلوم ہو کہ یہ مضارع ہے بخلاف ترکیب دوسرے کے سامع کو اشتباہ ہوگا کہ ماضی ہی یا مضارع جواب دوسرا اگر یا کو آخر مین زیادہ کرین تو مشابہ ہوگا اوس صیغہ کے ساتھہ جو مضاف ہو طرف یای متکلم کی اور اگر الف و نون و تا کو زیادہ کرین تو مشابہ ہوگا ساتہ بعض صیغ ماضی کی سوال اول مضارع مین یہ حروف کسواسطے زیادہ کرتے ہین جواب چونکہ درمیان ماضی و مضارع کے اختلاف ہی چاہا کہ لفظ مین بہی مخالفت ہو

سوال حروف مضارع کو کون حرکت ہوتی ہی جواب سب ابواب ثلاثی مجرد و مزید مین مفتوح ہی مگر چار باب مین مضموم ہوتا ہی یعنی باب افعال و تفعیل و مفاعلۃ و فعللہ مثل اَکْرَمَ یُکْرِمُ و صَرَّفَ یُصَرِّفُ بالتشدید و قَاتَلَ یُقَاتِلُ و بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ ایسی ہی لکہا ہی صاحب صرف وغیرہ نی ورنہ تحقیق یوں ہی اگر ماضی چہار حرفی ہی خواہ ثلاثی مزید غیر ملحق برباعی ہو یا ملحق برباعی مجرد ہو یا رباعی ہو اور ہمزہ وصل اوسمین نہو اس صورت مین علامت مضارع مضموم ہوگی اور ما قبل آخر مکسور مثل اکرم یکرم و صرف یصرف و قاتل یقاتل و جلبب یجلبب و قلنس یقلنس و جورب یجورب و سردل یسردل و ضیعل یضیعل و شریف یشریف و قلسے یقلسے و بعثر یبعثر اور باقی مین مفتوح آتا ہی اور تفصیل اس مقام کی انشاء اللہ تعالی شرح منشعبہ مین بیان کرونگا اور نزدیک بعض کے ثلاثی مجرد مین مکسور بہی آتا ہی مثل اِعلم بکسر ہمزہ صیغہ وحدان متکلم

سوال ان چارون باب مذکورہ مین ضموم کیون ہی جواب چار حرفی فرع ثلاثی کی ہی کہ وجود اسکا بدون اوسکی متصور نہین ہی اور ضمہ بہی فرع فتحہ کا ہی پس فرع کو فرع دینا اولی ہی

سوال ضمہ فرع فتحہ کا کیون کر ہی جواب پہلا اسکی بعد بحث مجہول ماضی مین مذکور ہے جواب دوسرا اگر یکرم مین یا کو فتحہ دین التباس ہوتا ہی مضارع ثلاثی مجرد کی ساتھہ پس ضمہ

الف تا ویا یونون کہ مجموعہ وہی بہیئت ترکیبی اوسکی لفظ اتین ہوتا ہی سوال یہ چار حرف واسطے زیادتی کی کیون خاص ہوے جواب اسواسطے کہ مستحق زیادتی کی حرف علت ہین آ واو و یا و الف بسبب کثرت روانگی کی کلام عرب مین کہ کوئی کلمہ انسے خالی نہین یا بالاصالت پائی جاتی ہین یا بہ ایہ حرکت مین آتی ہین کہ جیہ د اعرا بالحروف مین یا تو خود موجود ہے اور الف بہی موجود ہے چونکہ ابتدا سکون کا محال تہا لہذا اوسکو حرکت دی اور بہی ہمزہ و الف قریب المخرج مین واسطے ابتدا کی الف کو ہمزہ کی ساتھہ بدلا گیا تا کہ ابتدا سکون لازم نہ آوی اور واو خود موجود نہین اسکے بدلی تا کو لائی **سوال** واو کس واسطے بدلا گیا **جواب** کہ لازم نہ آوی تتابع یعنی آواز کیتی کی وقت جمع ہونے تین واو کی ایک واو اصلی دوسرا واو علامت مضارع تیسرا واو عطف چنانچہ اس ترکیب مین ہی یطلب زید درهما وود مد بکران اقضاه عند الغد یعنی طلب کرتا ہی زید درہم کو اور وعدہ کرتا ہی بکر کہ کل دونگا **سوال** واو کو تا کی ساتھ بدلا گیا دوسرے حرف کی ساتھ کیون نہ بدلا گیا **جواب** پہلا سبب تجیہ مرجح کہ واو بدل ہوا ساتھ تا کی مثل اوتقد کے **جواب** دوسرا چونکہ واو واسطے مخاطب کے معین ہوا اور لانا اسکا مستکرہ ہوا پس بدلا گیا ایسی حرف کی ساتھ کہ حروف ضمیر او مخاطب مرفوع سی یعنی انت سی واسطے مناسبت کی پس اگر الف و یا نون کے ساتھ بدل کرتی اور مضارع مخاطب مین لاتی تو مشابہ ہوتا دو نون صیغہ متکلم کی ساتھ اسواسطے تا کو اختیار کیا اور باقی **جواب** آگی مذکور ہونگے **سوال** نون خارج ہی حروف علت سی اسکو کیون علامت مضارع سی شمار کیا **جواب** بجہت مناسبت حرف مدولین کی لایا گیا کہ نون بہی مدہ ہے خیشوم مین اور حرف مدولین مدہ ہی حلق مین یا یہ ہی کہ نون مشابہ ہی واو کی خیشوم مین **سوال** مجموعہ ان حروف کا لفظ اتین سے کیون تعبیر کیا دوسرے کو کیون نہ مقرر کیا مثل انیت یا ناتی یا نایت کی **جواب** لفظ اتین مین ایک لطف حاصل ہی دوسرے مین وہ نہین ہے اسواسطے کہ اتین صیغہ جمع مونث غائب کا صفت حروف کی ہی یعنی آمدند حروف ای آئی حروف اول مضارع مین بخلاف دوسرے مجموعہ کی کہ کوئی اوسنی صفت حروف کی واقع نہین ہو سکتی ہی **التمہید** بعد ذکر کرنے علامات مضارع کی جا بامصنف رح فی بیان کرنی تقسیم ان علامات کی جس صیغہ کیواسطے موضوع ہوئی ہین کہا الف برای وحدان حکایت نفس

کا پس لانا کا ان دو نون صیغہ پر باعتبار ذات کی ہی اور اعتبار ذات کا مونث غائبہ مین ارجح ہی صفات سی
جواب دوسرا اسواسطیکہ واحد و تثنیہ غائبہ ماضی مین تا ہی **سوال** واحد مونث ماضی مین تا ساکن
ہی یہان کیون نہوئی **جواب** تا کہ ابتدای سکون لازم نہ آوے **سوال** پس فتحہ کسلوسطے دیا ضمہ یا کسرہ دیا
جواب واسطے موافقت دوسرون حروف کی وہ مفتوح ہین **سوال** جمع مونث غائب مین تا کو کیون
نہ لائی **جواب** اول اسواسطیکہ جمع مونث غائب ماضی مین تا نہین ہے پس رجوع طرف اصل کی ہے
جواب دوسرا ثقیل ہے اور جمع قلیل پس ثقیل بقلیل عطا کیا تاکہ رعایت وصف یعنی غیبوبت متروک
نہو پس اگر یا کو جمع مین بہی نہ لاتے تو کوئی نشانی ان صیغ کی غائب ہونی پر نہوتی **سوال**
نون کو واسطے متکلم مع الغیر کے کیون مقرر کیا **جواب** اول اسواسطے کہ نون متعین ہو چکا واسطے
متکلم کے ماضی مین کہ فعلنا ہی اس واسطے مضارع مین دیا **جواب** دوسرا واسطے مناسبت نون نحن کے
کہ ضمیر مرفوع متکلم مع الغیر کی ہی **سوال** زیادتی حروف علت کی اولی ہی **جواب** کوئی حرف حرف علت
سی باقی نرہا اور نون قریب حرف علت کی ہی اور وجہ اسکی گذر چکی **سوال** کسواسطے زیادہ کیا الف
تثنیہ مین مثل تفعلانِ کے اور واو جمع مذکر غائب و حاضر مین مثل یَفعلُونَ و تَفعلُونَ کی **جواب**
واسطے موافقت تثنیہ و جمع اسم مذکر کی مثل مُسلمانِ و مُسلمُونَ کے اسواسطیکہ اسم مین الف و واو
علامت رفع کا ہی اور جمیع حرکات مین رفع عمدہ ہی کہ دلالت کرتا ہی فاعلیت و ابتدائیت اسم پر اور
فاعل و مبتدا عمدہ ہے اسواسطیکہ قیام فعل کا ساتھ فاعل کے ہے اور قیام خبر کا ساتھ مبتدا کی اور دال او پر
عمدہ کی عمدہ ہی اور اولاد آدم علیہ السلام جمیع مخلوقات سے عمدہ و اشرف ہی جیساکہ فرمایا اللہ تعالی
نی لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ یعنی ہر آئینہ تحقیق کہ بزرگ کیا ہمنے بنی آدم کو اور سبب تکریم اوسکی کی
یہ ہی کہ واسطے انتفاع اوسکی کی جمیع موجودات ہی اس دلیل سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی عموماً
خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ای پیدا کیا واسطے تمہاری وہ چیز کہ زمین مین ہی یہ عام ہی
واسطے ہر بنی آدم کی اور فرمایا خصوصاً کہ مشہور ہے حدیث قدسی سی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ
الْأَفْلَاكَ یہ خاص ہی ای اگر نہوتا تو ہر آئینہ نہ پیدا کرتا مین آسمان و زمین اور بنی نوع انسان سی

کی ساتھ جمع مذکورہ کی کہ اُس اعراب مع ہجر لاتا اوسکا ممکن نتھا اسواسطیکہ ضمائر تمام مبنی ہین یا اونکا ہمیشہ ساکن ہوتا ہی اور رفع واو پر ثقیل ہی پس اعراب فرعی کہ نون ہو متعین کیا اسواسطیکہ اسکو نون اعرابی کہتے ہین کہ بجے رفع کی آیا ہی جیسا کہ اسما مین الف و واو حالت رفع مین اور یا حالت نصب و جر مین آتی ہین مثل جَاءَ الزَّیْدَانِ وَجَاءَ الزَّیْدُوْنَ وَرَأَیْتُ الزَّیْدَیْنِ وَمَرَرْتُ بِالزَّیْدَیْنِ **جواب** زیادہ متصل ہونی ضمائر کے مثل واو کی جمع مذکر غائب و حاضر کی اور یا واحدہ مؤنث حاضرہ مین یا نون الف چار تثنیہ غائبین حاضرین مین آخر فعل کا بمنزلہ وسط کلمہ کی ہی او فعل مضارع معرب ہے اعراب دینا اوسکا ضرور ہے پس اگر اعراب قبل ضمائر کی لاتی ہین تو باعتبار ظاہر کے گویا کہ اوسط مین ہوتا ہی اور اگر ضمائر پر داخل کرتی ہین تو حقیقت مین دوسرے کلمہ مین داخل ہونا اعراب کا پایا جاتا ہے اسی واسطے عوض اعراب کے نون کو قرار دیا **سوال** حرف زیادت مین وجہ تعین نون کا کیا ہے **جواب** پہلا اسواسطیکہ اسکو مشابہت ہی واو کی ساتھ **سوال** مشابہت حرف علت کی ساتھ کسواسطے اعتبار کی **جواب** اسواسطیکہ علامت مضارع کی بھی ہین حرف علت کی جو تھا نون بنا بر مشابہت مذکورہ کے **جواب** دوسرا سوال اول کا رفع اقوی اعراب کا ہے اور ثبوت نون حذف نون سے قوی ہی پس اقوی کو اقوی دیا **جواب** تیسرا لائق زیادہ کرنے کی حروف علت کی ہین چونکہ زیادتی اونکے اوائل فعل مین ہو چکی تھی نون کو کہ یہ بھی حروف زیادت سے ہی اور ساتھ حرف علت کی مناسبت تامہ رکھتا ہی یعنی قریب المخرج ہی اسواسطے عوض مین لایا گیا **جواب** چوتھا اسواسطیکہ مناسبت واو کی ضمہ اور واو دو ضمہ سے پیدا ہوتا ہی اور اعراب مضارع کا بھی ضمہ ہے اسواسطے عوض مین لایا گیا **جواب** پانچوان نون تنوین سی پیدا ہوتا ہے یعنی دو ضمہ یا دو کسرہ یا دو فتحہ سی اسواسطے کہا جاتا ہی کہ تنوین نون ساکن کا نام ہے پس بجہت کمال مناسبت کے بلکہ بجہت کمال اتحاد کی گویا کہ یہ خود اعراب ہی اسواسطے مقرر کیا **تمہید** چونکہ کلام بالا مین اجمال تھا تفصیل محل و طرز استعمال نون کی کہ بالسکون یا بالحرکت ہی مصنف کو تفصیل اوس اجمال کے منظور ہوئی پس کہا چہار تثنیہ کہ نونات اعرابی دران مکسور باشد و در جمع یکی جمع مذکر غائب و دوسرا

یفعلون کرتے ہین کرینگی وہ سب مرد زمانہ حال و استقبال مین صیغہ جمع مذکر غائب بحث الخ
تفعل کرتی ہی کریگی وہ ایک عورت زمانہ حال و استقبال مین صیغہ واحد مونث غائب
بحث الخ تفعلان کرتی ہین کرین گی وہ دو عورتین زمانہ حال و استقبال مین صیغہ تثنیہ مونث
غائب بحث الخ یفعلن کرتی ہین کرینگی وہ سب عورتین زمانہ حال و استقبال مین صیغہ جمع
مونث غائب بحث الخ تفعل کرتا ہی کریگا تو ایک مرد زمانہ حال و استقبال مین صیغہ واحد مذکر
حاضر بحث الخ تفعلان کرتی ہو کروگی تم دو مرد زمانہ حال و استقبال مین صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
بحث الخ تفعلون کرتی ہو کروگی تم سب مرد زمانہ حال و استقبال مین صیغہ جمع مذکر حاضر
الخ تفعلین کرتی ہی کریگی تو ایک عورت زمانہ حال و استقبال مین صیغہ واحد مونث حاضر
بحث الخ تفعلان کرتی ہو کروگی تم دو عورتین زمانہ حال و استقبال مین صیغہ تثنیہ مونث حاضر
بحث الخ تفعلن کرتی ہو کروگی تم سب عورتین زمانہ حال و استقبال مین صیغہ جمع مونث حاضرہ بحث
الخ افعل کرتا ہون کرونگا مین ایک مرد یا ایک عورت زمانہ حال و استقبال مین صیغہ وحدان حکایت
نفس متکلم مذکر و مونث بحث الخ نفعل کرتی ہین کرینگی ہم دو مرد یا دو عورت یا سب مرد یا سب
عورتین زمانہ حال و استقبال مین صیغہ تثنیہ و جمع مذکر و مونث حکایت نفس متکلم مع الغیر
بحث الخ تمہید چون مجہول فرع معروف کا ہی اسواسطی مصنف نی بھی معروف کی بیان کیا

فصل اینہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل مضارع معروف بود چون خواہے
کہ فعل مضارع مجہول بنا کنی ای یہ سب کہا گیا بحث اثبات فعل مضارع معروف کا تہا جو چاہے
تو کہ فعل مضارع مجہول سواری تو طریقہ اوسکا یہ ہی کہ علامت مضارع را ضمہ دہ ای علامت مضارع
کو ضمہ دی اگر ضمہ نہو بلکہ فتحہ ہو اور برای جمہور کی باکثرہ ہو بنا بر لغت بعض کی جیسا کہ گذرا اور اگر
ضمہ ہو تو اپنی حال پر رہیگا و عین کلمہ را فتحہ دہ در دو حال ای اور عین کلمہ کو فتحہ دی دو صورتمین
یعنی اگر عین کلمہ مضموم یا مکسور ہو اور اگر مفتوح ہو بدستور باقی رہیگا قول مصنف کا در دو حال
از روی تقریر بالا سبب اختلاف جمہور و بعض کی متعلق ضمہ علامت مضارع و فتحہ عین کلمہ کا ہے

سوال بحث لای نفی کو بعد بحث مثبت کی کیون ذکر کیا جواب سواسطے کہ منفی فرع مثبت کی
ہی سوال لای نفی کو اول مضارع مین کسواسطے لاتی ہین جواب تاکہ ابتدای کلام سی سامع آگاہ
ہوجاوے کہ یہ کلام منفی ہی ولای نفی در لفظ مضارع ہیچ عمل نکند بقیاس مای نفی کی چنانچہ لو دای لفظ مضارع
قبل داخل ہونی لای نفی کی ہمبران طریق باشند ای لای نفی کا لفظ مضارع میں کچھ عمل نہین کرتا ہی
جیسا کہ تہا اوسی طریق پر رہتا ہی تمہید ہرگاہ کہ گذشتہ ہوتا تہا کہ جیسا کہ لفظ مین عمل نہین کرتا ہی
ویسا ہی معنی مین بہی نہین عمل کرتا ہی اسواسطیکہ معنی فعل مضارع کی جیسیکہ تہی ویسی ہی باقی رہتی ہین
اور نفی کلمہ لا سی مستفاد ہی پس جواب دیا مصنف نے ساتہ قول اپنی کی لاکن عمل در معنی کند لیکن عمل معنی
مین کرتا ہی یعنی فعل مضارع مثبت را بمعنی فعل مضارع منفی گرداند ای مراد اس قول سی لاکن عمل در معنی
کند یہ ہی کہ فعل مضارع مثبت کو ساتہ معنی فعل مضارع منفی کی کرتا ہی اور تفصیل اس معنی کی بحث
ماضی منفی مین بیان کی گئی سوال نفی فعل مضارع کی جیسا کہ لا سی ہوتی ہی ویسا ہی کلمہ ما سے
بہی ہوتی ہے مَا يُضِلُّ بِهٖ اِلَّا الْفَاسِقِيْنَ پس وجہ تخصیص کر لا کی کیا ہی جواب
کثرت استعمال یعنی لای نفی کا فعل مضارع پر اکثر آتا ہی بخلاف ما ی نفی کی سوال بعد داخل ہونے
ما و لا کی اوپر فعل مضارع معنی حال و استقبال کی برقرار رہتا ہی یا خاص ہی ساتہ ایک کی جواب
رضی نی کہا ما کی داخل ہونی سی مختص معنی حال کی ہوتی ہین نحو مَا يَقُوْمُ زَيْدٌ اور یہی کہا کہ نزدیک
سیبویہ کی دخول لا سی معنی استقبال کی ہوتی ہین اور ابن مالک کہتی ہین کہ صلاحیت حال کی بہی رکہتا ہے
قول ابن مالک مستحسن معلوم ہوتا ہی بقولہ تعالیٰ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ انتہی بعضی کہتی ہین
کہ مذہب سیبویہ کا بہی بعید نہین بقولہ تعالیٰ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ بحث نفی فعل مضارع
معروف لا یفعل نہین کرتا ہی وہ مرد یگانہ ایکمرد زمانہ حال و استقبال مین صیغہ واحد مذکر غائب

بحث نفی فعل مضارع معروف لَا يَفْعَلُ لَا يَفْعَلَانِ لَا يَفْعَلُوْنَ لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلَانِ لَا يَفْعَلْنَ
لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلَانِ لَا تَفْعَلُوْنَ لَا تَفْعَلِيْنَ لَا تَفْعَلَانِ لَا تَفْعَلْنَ لَا اَفْعَلُ لَا نَفْعَلُ
معانی انکی اور طریقہ کمی کا ساتہ قیود کی ظاہر ہی حاجت بیان کی نہین تمہید چونکہ فارغ ہوا

لنسفعاً اور آئندہ بھی یہ کلام خالی خدشہ سے نہیں اور رضی کہتے ہیں کہ کوئی دلیل قول فراء پر
نہیں اور نزدیک خلیل کی اصل اسکی لا ان تھی ہمزہ کہ کثرت استعمال سے بنظر تخفیف کے ساقط
ہوا لان ہوا الف اجتماع ساکنین سے گر پڑا بدلیل بعض اشعار کے رد کیا جاتا ہے قول خلیل کا ہو
سے کہ تقدیم خبر ان کی اوپر ان کی جائز نہیں اسواسطے کہا نہیں جاتا ہے زیدا ان یضرب اور
تقدیم خبر لن کی جائز ہے جیسا کہ سیبویہ نے کہا کہ لن مفرد ہے اس دلیل سے کہ اگر اصل اسکی لا ان
ہوتی افادہ معنی مصدری کا کرتا اور مقدم کرنا معمول معمول اسکی کا درست نہ ہوتا مثل عمراً لن
اضرب کے پس کیونکہ اصل لن کی لا ان ہوگی اور بعضے کہتے ہیں کہ لن اصل میں لا ہے اور آخر
مین نون خفیفہ واسطے تاکید نفی کی لائے وہ باجتماع ساکنین کے الف گر پڑا لن باقی رہا یہ بھی
خالی خدشہ سے نہیں اسپر کوئی سند نہیں پائی جاتی فقط قول ہے اور اکثر نے قول سیبویہ کو
صحیح کہا ہے انتہی و درین نفی را نفی تاکید بلن گویند ای اس نفی کو نفی تاکید بلن نام رکھتے ہیں
سوال مصنف نے بحث نفی لا میں نام رد نفی بلا نکیا اور اسکو نام زد کیا کیا وجہ سے
جواب واسطے امتیاز مابین نفیین کی دوسری یہ ہے کہ اکثر غیر ذوی العقول میں اسم اور مسمی
مین باہم مناسبت ظاہری کا لحاظ ہوتا ہے اور نفی لا اور فعل میں کوئی مناسبت نہیں پائی جاتی
ہے کیونکہ لفظ میں کسی چیز کی نفی نہیں کی سمے اپنی صورت اصلیہ پر ہے بخلاف لن کے کہ
فنا کرتا ہے رفع نون اعرابی کو تیسری یہ ہے کہ اسمیں باعتبار لا کے اہتمام زیادہ ہے اسواسطے
اور سکی نفی ضعیف ہے اور اسکی نفی بجہت تاکید کے قوی ہے اور لا عمل میں ناقص ہے اور لن
عمل میں تام کہ لفظ و معنی دونوں میں عمل کرتا ہے **تمہید** چونکہ شبہہ ہوتا تھا جیسا کہ لا سے
نفی کے ساتھ لفظ مضارع کا متغیر نہیں ہوتا ویسے ہی لن کے ساتھ بھی اسواسطے دفع شبہہ کے
کہا و لن در فعل مستقبل در پنج محل نصب کند یعنی لن پانچ محل میں رفع کو دور کرتا ہے
عوض اسکی نصب کرتا ہے **سوال** لن کسواسطے نصب کرتا ہے **جواب** پہلا
عمل اسکا سماعی ہے نہ قیاسی تاکہ دلیل اسپر لائی جائے ایسے ہی حکم امر و لام تاکید با نون

۳۱

لن کی و لما مثل لم کی ہی ای و لاسطے نفی زمان ماضی کی مگر یہ کہ لما میں تاکید و استغراق ہی بخلاف لم کی مثل بل لما یذوقوا عذاب الآیۃ انتہی **سوال** بحث لن کا مبحث لم پر کیون مقدم ہوا **جواب** اسواسطیکہ لن آخر فعل مضارع کو حرکت سے باز نہین رکھتا ہی بخلاف لم کی کہ وہ آخر کو جزم کرتا ہی اور بھی لن تغیر زمانہ کا نہین کرتا بخلاف لم کی کہ زمانہ کو متغیر کرتا ہی یعنی زمانہ مستقبل کو پھیرتا ہی طرف زمانہ ماضی کی پس شرافت لن کو ہی **سوال** لم اول فعل مین کیون آتا ہی **جواب** تا سامع بوقت کہنے متکلم کی سمجھی کہ یہ نفی جحد بلم ہے **سوال** کلمہ لم فعل ماضی پر کیون نہین داخل ہوتا ہی **جواب** اسواسطیکہ عمل لم کا یہ ہے کہ متبدل کرتا ہی زمانہ مستقبل کو ساتھ زمانہ ماضی کی اور وقت داخل ہونی لم کی ماضی پر یہ معنی حاصل نہین ہوتی **سوال** مصنف نے در اول فعل مضارع کہا در اول اوکسواسطے نکہا **جواب** اگر مصنف در اول او کہتا تو وہم ہوتا کہ ضمیر اوکی راجع ہی طرف نفی تاکید بلن کی حالانکہ لم نفی تاکید بلن پر داخل نہین ہوتا لہذا مصنف نے صراحۃ بیان کیا و لم

در فعل مضارع در پنج محل جزم کند اگر در آخر او حرف علت نباشد یعنی لم فعل مضارع مین پانچ محل مین جزم کرتا ہی بشرطیکہ آخر فعل مضارع مین حرف علت کا نہو وہ پانچ محل یہ ہین واحد مذکر غائب و واحد مونث غائبہ و واحد مذکر حاضر و دو صیغہ حکایت نفس متکلم **تنبیہ** کاہی بضرورت شعر کی کلمہ لم کا جزم نہین کرتا ہی اور حذف مجزوم کا بعد لم کی بھی بضرورت درست ہے اور واسطے ضرورت کی فصل درمیان لم و مجزوم کی بھی درست ہی ایسا ہی کہا رضی نی و اگر باشد ساقط گرداند یعنی اگر آخر فعل مضارع مین حرف علت ہو تو لم ساقط کرتا ہی وجہ اسکی یہ ہی چونکہ ضمہ و کسرہ حرف علت پر ثقیل ہی اسی واسطی وقتیکہ آخر فعل مین واقع ہوتا ساکن ہوگا تاکہ خفت پیدا ہو پس اگر بعد دخول حرف جازم کی بھی یہ سکون بحال رکھتی احتمال ہوتا تھا کہ شاید لم ان صیغ مین عمل نہین کرتا ہی اسواسطی بنابر ظہور عمل لم کی واو و الف و یا کہ اخت اعراب کی ساقط ہوئی اسواسطیکہ بسبب سکون آخر کی کوئی حرکت سوا ان حروف کی آخر مین بنائی گئی تقریر

لن کی ولما مثل لم کی ہی ای واسطے نفی زمان ماضی کی مگر یہ کہ لما مین تاکید و استغراق ہی
بخلاف لم کی مثل بل لما یذوقوا عذاب الآیہ انتہی سوال بحث لن کا بحث لم پر کیون مقدم ہوا
جواب اسواسطیکہ لن آخر فعل مضارع کو حرکت سے باز نہین رکھتا ہی بخلاف لم کی کہ وہ آخر
کو جزم کرتا ہی اور بہی لن تغیر زمانہ کا نہین کرتا بخلاف لم کی کہ زمانہ کو متغیر کرتا ہی یعنے
زمانہ مستقبل کو پہیرتا ہی طرف زمانہ ماضی کی پس شرافت لن کو ہی سوال لم اول فعل
مین کیون آتا ہی جواب تا سامع مدو قت کہنے متکلم کی سمجہی کہ یہ نفی مجد بلم ہے سوال
کلمہ لم فعل ماضی پہ کیون نہین داخل ہوتا ہی جواب اسواسطیکہ عمل لم کا یہ ہے کہ
مبتدل کرتا ہی زمانہ مستقبل کو ساتہ زمانہ ماضی کی اور وقت داخل ہونی لم کی ماضی
پر یہ معنی حاصل نہین ہوتی سوال مصنف نے دراول فعل مضارع کہا دراول او کسواسطے
نکہا جواب اگر مصنف دراول او کہتا تو وہم ہوتا کہ ضمیر اوکی راجع ہی طرف نفی تاکید
بلن کی حالانکہ لم نفی تاکید بلن پر داخل نہین ہوتا لہذا مصنف نے صراحۃ بیان کیا ولم

درفعل مضارع در پنج محل جزم کند اگر در آخر او حرف علت نباشد یعنی لم فعل مضارع مین
پانچ محل مین جزم کرتا ہی بشرطیکہ آخر فعل مضارع مین حرف علت کا نہو وہ پانچ محل
یہ ہین واحد مذکر غائب و واحد مونث غائبہ و واحد مذکر حاضر و دو صیغہ حکایت نفس
متکلم تثنیہ کا ہی بضرورت شعر کی کلمہ لم کا جزم نہین کرتا ہی اور حذف مجزوم کا بعد لم کی بہی بضرورت
درست ہے اور واسطے ضرورت کی فصل درمیان لم و مجزوم کی بہی درست ہی ایسا ہی کہا رضی نے و اگر باشد
ساقط گرداند یعنی اگر آخر فعل مضارع مین حرف علت ہو تو لم ساقط کرتا ہی وجہ اسکی یہ ہی چونکہ
وکسرہ حرف علت پر ثقیل ہی اسی واسطی و قتیکہ آخر فعل مین واقع ہو تو ساکن ہوگا تا کہ خفت
پیدا ہو پس اگر بعد دخول حرف جازم کی بہی یہ سکون بحال رکہتی احتمال ہوتا تھا کہ شاید
لم ان صیغ مین عمل نہین کرتا ہی واسطی بنا بر ظہور عمل لم کی واو و الف و یا کہ اخت اعراب کی ساقط ہین
ہوتی اسواسطیکہ بسبب سکون آخر کی کوئی حرکت سوا ان حروف کی آخر مین بنائی گئی تقریر

فعل مضارع معروف بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع

فعل مضارع مجہول بحث نفی جحد بلم

حرف لین کہتے ہین اور اگر حرکت ماقبل کی مخالف نہو تو مد و لین کہتے ہین پس حرف مد حرف لین ہوتا ہے نہ عکس اور الف ہمیشہ مد ہوتا ہے اور واو گاہی حرف لین ہوتا ہی مثل قول و بیع کی وکاہے حرف مد و لین نہین ہوتی ہین وقتیکہ ابتدا اسم میں واقع ہون مثل وعد و یسر کی اور مدہ کو مدہ اسواسطے کہتے ہین کہ بدرازگی حرکت سی وقت تلفظ کے پیدا ہوتے ہین اسیواسطے الف مدہ فتحہ سے پیدا ہوتا ہے اور واو ضمہ سی اور یا کسرہ سی اسی وجہ سے الف کو اخت فتحہ اور واو کو اخت ضمہ اور یا کو اخت کسرہ کا کہتے ہین اور اسکو لین اس سبب سے کہتے ہین کہ خروج انکا مخرج اپنی سے ساتھ نرمی و سہولت سے ہوتا ہے **سوال** اخت کہتے ہین لغت میں آخ کسواسطے نہین کہتے ہین **جواب** اسواسطے کہ حرف علامت تانیث کا رکھتا ہی و در ہفت محل نون اعرابی را ساقط گرداند ای سات محل مین نون اعرابی کو دور کرتا ہی وہ سات محل یہ ہین تثنیہ مذکر غائب و غائبہ و حاضر و حاضرہ اور جمع مذکر غائب و حاضر و واحدہ مونث حاضر چون کہ نون عوض اعراب کی ہی پس ساقط کیا تاکہ دلالت کری اوپر سقوط اعراب عمل انکی کے و در دو محل در لفظ ہیچ عمل نکند ای دو محل مین بیچ لفظ کی کچھ عمل نہین کرتا یعنی جمع مونث غائبہ و حاضرہ مین اور عمل نکرنا لم کا اسواسطے ہے کہ نہ یہان رفع تھی نہ نون اعرابی بدل اوسکی بلکہ یہ نون علامت جمع مونث و ضمیر فاعل کا ہے اور یہی دونون مبنی ہین

و آن دو محل اینست جمع مونث غائبہ و جمع مونث حاضرہ یعنی وہ دو نون صیغے جسمین عمل نہین کرتا ہی یہ ہین ایک جمع مونث غائبہ دوسرا جمع مونث حاضرہ و در ہمہ کلمات عمل در معنی کند ای لم یعنی صیغہ فعل مضارع را بمعنی ماضی منفی گرداند ای لم تمام کلمات مین عمل معنی مین کرتا ہے یعنی صیغہ فعل مضارع کو ساتھ معنی ماضی منفی کی کرتا ہے **سوال** لم مضارع کو بمعنی ماضی منفی کے کسواسطے کرتا ہے **جواب** بسبب مشابہت ہونی اسکی کے ان شرطیہ سے کہ اصل ہی حروف جازمہ مین یعنی جیساکہ ان جازمہ ماضی و حال کو بمعنی مستقبل کی کرتا ہی ایسا ہی لم مستقبل کو بمعنی ماضی کی

مضارع پر کہ خالی طلب سے ہو واسطے ضرورت کی اور نزدیک محققین کی نون مذکور مختص ہے
اوس مستقبل مین جسمین معنی طلب کی ہون مثل امر و نہی وغیرہ کی اور وہ مستقبل جسمین خبر
محض ہو داخل نہوگا مگر بعد داخل ہونی لام تاکید کی **سوال** مصنف نے در اول مستقبل کہا در
اول مضارع کس واسطے نکہا **جواب** واسطے تنبیہ کی اس بات پر کہ وقت دخول لام تاکید کی فقط
معنی استقبال کی لیی جاتی ہین **سوال** لام تاکید کو اول فعل مستقبل و نون تاکید کو آخر مین کس واسطے
خاص کیا **جواب** سو اسطیکہ لام واسطے تاکید اسم کی بہی آتا ہی و نون نہین آتا ہے
مگر واسطے تاکید فعل کی اور اسم مقدم و قوی ہی پس حرف تاکید اوسکی کو مناسب ہوا کہ اول
و مقدم ہو اور فعل متاخر و ضعیف ہی پس حرف تاکید اوسکا مناسب ہوا کہ موخر
ہو واسطے فرق کرنیکے درمیان تاکید اسم و تاکید فعل کی اور بہی اگر نون تاکید کو اول مین
لاوین تو ابتدا بسکون لازم آتا ہی اور یہ ممتنع ہی اور بہی نون تاکید مشابہ نون تنوین کے
ہی اور محل تنوین کا آخر کلمہ ہے و نون تاکید دو نون است یکی نون ثقیلہ دوم نون خفیفہ
یعنی نون تاکید کی دو نون ہین ایک نون ثقیلہ اور دوسرا نون خفیفہ اور تعلم و نون
نون افادہ معنی تاکید مستقبل مین برابر ہین مگر اکثر کوفیان نون ثقیلہ کو اصل و نون خفیفہ
کو مخفف و فرع ثقیلہ کا جانتی ہین اور بصریان ہر ایک کو اصل قرار دیتی ہین اور بعض کے
نزدیک نون ثقیلہ مین تاکید زائد ہی بہ نسبت نون خفیفہ نون ثقیلہ نون مشدد را گویند
و نون خفیفہ نون ساکن را یعنی نون ثقیلہ نون مشدد کو کہتے ہین اور نون خفیفہ نون
ساکن کو کہتی ہین **سوال** نون مشدد کو ثقیلہ کیون کہتے ہین **جواب** اسواسطے
کہ مشدد اس اعتبار سے کہ دو حرف یکجنس کے اسمین جمع ہوئی ثقل رکھتا ہی **سوال**
نون ساکن کو نون خفیفہ کیون کہتے ہین **جواب** اسواسطیکہ ساکن و واحد خفیف
ہوتا ہی دو اور متحرک سے **سوال** نون حرف ہے اور اصل حرف مین بنا ہی اور اصل
بنا مین سکون ہی پس نون ثقیلہ کس واسطے متحرک ہوا **جواب** پہلا اگر حرکت نہ دیتے

نون کا لازم نہ آتا ایک نون جمع دوسرا نون ثقیلہ کہ بمنزلہ دو نون کی ہی اسواسطیکہ
اجتماع تین نون کا مکروہ ہے **سوال** قول اللہ تعالی مین کہ لتمشنّنی ہی اسمین اجتماع مین
نون کا ہوا ہے **جواب** چونکہ نون وقایہ کہ دلالت اوپر معنی کی نہین کرتا یہ عیاا
نقطہ سے ساقط ہی **سوال** نون وقایہ کس نون کو کہتے ہین **جواب** ہر گاہ کہ یای ضمیر
متصل فعل کی ہو بسبب مناسبت اسکی کسرہ ماقبل مین لازم ہوتا ہے اسواسطے میان
فعل و یای ضمیر کی نون کو لاتی ہین کہ وقایہ یعنی حفاظت کرتا ہی آخر فعل کو قبول کسرہ سے
سوال یکونن مین تین نون جمع ہین **جواب** یہ تینون نون زائد نہین بلکہ اول اصلی
ہی **سوال** الف کو واسطے فصل کی کیون خاص کیا **جواب** بنظر خفیف ہونی الف
کی **سوال** حاجت فاصل کی لانیکی نتھی اگر نون جمع کو حذف کرتی اجتماع تین نون کا
لازم نہ آتا **جواب** اول نون جمع علامت تانیث و ضمیر فاعل کے ہی اگر اوسکو حذف
کرتی تو معلوم نہوتا کہ فاعل اسکا مذکر ہی یا مونث پس فاعل مجہول رہتا **جواب** دوم اجتماع
ساکنین کا لازم آتا ہی میان لام کی کہ ماقبل نون جمع کی ہی اور نون اول کی نون ثقیلہ
سی **سوال** اگر لام کو حرکت دین تو اجتماع ساکنین لازم نہوگا **جواب** کسرہ ثقیل ہے
اور نون ثقیلہ بھی ثقیل اور اگر فتحہ دیتے تو جمع مونث غائبہ ساتھ واحد مذکر غائب کی اور
جمع مونث حاضر ساتھ واحد مذکر حاضر کے مشتبہ ہوتا اور اگر ضمہ دیتے مین تو جمع مونث
غائبہ ساتھ جمع مذکر غائب اور جمع مونث حاضرہ ساتھ جمع مذکر حاضر کے مشتبہ ہوتا ہی
سوال اگر الف فاصل نلاوین اور ایک نون ثقیلہ سی حذف کرین اجتماع تین نون
کا لازم نہین آتا ہی **جواب** پہلا اگر نون ثقیلہ کو دور کرین تو نون خفیفہ باقی رہتا ہی
اسواسطیکہ نون ثقیلہ نون مشدد کو کہتے ہین **جواب** دوسرا اگر ایک نون نون ثقیلہ سے
حذف کرین تو نون جمع نون دوم ثقیلہ مین مدغم ہوتا ہی پس جہالت فاعل کے لازم
آتی ہی معلوم نہوگا کہ مذکر ہی یا مونث یا اجتماع ساکنین کا میان لام و نون اول مدغم

ایسی ہی اگر الف جمع مونث غایبہ و حاضرہ کا حذف کریں تو اجتماع تین نون کا موجب ثقالت کا رہی اسواسطے نون اعرابی ساتہ نون تاکید کے جمع نہیں ہوتا ہے **تنبیہ** جان تو کہ حذف او جمع مذکر سے اور حذف یا واحد مونث حاضرہ سے مشروط ہے باین شرط کہ واو و یا مدہ ہو والا واو و یا کو حذف نکرینگے واسطے فقدان ضمہ کے کہ دال ہی واو پر اور فقدان کسرہ کی کہ دال ہی یا پر بلکہ واسطے دفع التقای ساکنین کی بلحاظ مناسبت کی واو کو حرکت ضمہ کی دیتے ہین بمثل اخشون اور یا کو حرکت کسرہ کی مثل اخشین **سوال** اجتماع ساکنین کا اول مدہ و ثانی مدغم ہو کسواسطے جائز ہوا **جواب** بسبب اسکے کہ ساکن دوم کہ مدغم ہی تلفظا اوسکا نہین ہوتا ہے مگر بہ تبعیت مدغم فیہ کی نہ استقلالا پس گویا کلام مین نہین مگر ایک نون ثقیلہ در شش محل ہی اسجگہ جہان الف ہوتا ہے مکسور بعد چہار تثنیہ و دو جمع ای جمع مونث غایبہ و جمع مونث حاضرہ ای نون ثقیلہ چہہ محل مین جہان کہ الف ہوتا ہی مکسور ہوتا ہی چار تثنیہ یعنی تثنیہ مذکر غایب غایبہ و مذکر حاضر و حاضرہ اور دو جمع ای جمع مونث غایبہ اور جمع مونث حاضرہ **سوال** ان چہہ محل مین نون ثقیلہ مکسور کیون ہوتا ہی **جواب** پہلا اس سبب سے کہ نون ثقیلہ ان صیغ مین مشابہ نون تثنیہ کی ہے اسواسطے کہ نون ثقیلہ زائد ہی اور بعد الف کی واقع ہوا پس مثل نون تثنیہ مکسور رکہا **جواب** دوسرا اسواسطے کہ الف حکم دو فتحہ کا رکہتا ہی اگر نون مفتوح ہو تو اجتماع اربعہ فتحات کا لازم آتا ہے ایک فتحہ ماقبل الف دو فتحہ کہ الف سے پیدا ہوتے ہین چوتہا فتحہ نون ثقیلہ کا اور یہ اجتماع مکروہ ہے اسواسطیکہ مثل اجتماع دو الف کی ہی و در باقی ہشت محل مفتوح ای باقی اٹہہ محل مین جہانکہ نون ثقیلہ بعد الف کی نہین آتا ہے یعنی واحد مذکر غایب و مونث غایبہ و واحد مذکر حاضر و حاضرہ و جمع مذکر غایب و حاضر اور صیغہ حکایت نفس متکلم مین مفتوح ہوتا ہی **سوال** ان اٹہہ محل مین نون ثقیلہ کسواسطے مفتوح ہوتا ہے **جواب** پہلا اسواسطیکہ فتحہ اخف حرکات کا ہی اور نون ثقیلہ ثقیل ہی اور مشابہ نون تثنیہ کی ساتہ بہی نہین پس مناسب ہوا کہ فتحہ دیا جاے **جواب** دوسرا نون ثقیلہ مثل لام تاکید کے معنی تاکید پر دلالت کرتا ہی اسواسطے مثل لام تاکید کے مفتوح ہوا

پیدا ہوا اور یہ اجتماع ساکنین بضرورت ہی دور باقی محل ما پیدا ای باقی محل مین یعنی جسمین کہ
ماقبل نون کی الف ہوکہ وہ آٹھہ محل مین نون خفیفہ آتا ہی اسواسطیکہ کوئی مانع دخول نون خفیفہ
کا پایا نہین جاتا ہی ولام تاکید ہمیشہ مفتوح باشد ای لام تاکید کا ہمیشہ مفتوح ہوتا ہی تاکہ
مشابہ لام امر کی ہوکہ وہ مکسور ہے اور مضموم اسواسطے ہوا کہ ضمہ ثقیل ہی اور فتحہ اخف الحرکات کا ہر
و نون اعرابی با نون تاکید جمع نشود ای نون اعرابی ساتہ نون تاکید کے جمع نہین ہوتا ہی
اسواسطیکہ نون اعرابی بدل اعراب یعنی رفع کا ہی اور ما قبل نون تاکید کا مبنی ہی یا یون کہیے
کہ فصل ساتہ نون ثقیلہ کی ملکر مبنی ہوتا ہے پس جگہ اعراب کی باقی نرہے اسواسطے حذف کر دیا
بسبب کراہت اجتماع نونات کی ہی بعد یہ تقریر اوسکی طرف سے ہی جو قائل ہی کہ ماقبل نون ثقیلہ کی
معرب ہی تمہید ہو گا کہ مصنف رح بیان کر چکا طریقہ سوا نے تاکیدات کا تو چاہا کہ بیان کرون
امثلہ اوسکے پس کہا بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف لَیَفْعَلَنَّ ہر آئینہ کریگا وہ
ایک مرد زمانہ استقبال مین صیغہ واحد مذکر غائب بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل
معروف لَیَفْعَلَانِّ لَیَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَیَفْعَلْنَانِّ لَتَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلَانِّ
لَتَفْعَلْنَانِّ لَتَفْعَلِنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلْنَانِّ لَأَفْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ معانی ان صیغ کی
متعلم پر پوشیدہ نہین ہین بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل
مجہول لَیُفْعَلَنَّ ہر آئینہ ہر آئینہ کیا جائیگا وہ ایک مرد زمانہ استقبال مین صیغہ واحد مذکر غائب
بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول لَیُفْعَلَانِّ لَیُفْعَلُنَّ لَتُفْعَلَنَّ
لَتُفْعَلَانِّ لَیُفْعَلْنَانِّ لَتُفْعَلُنَّ لَتُفْعَلَانِّ لَتُفْعَلِنَّ لَتُفْعَلَنَّ لَتُفْعَلَانِّ لَتُفْعَلْنَانِّ
لَأُفْعَلَنَّ لَنُفْعَلَنَّ معانی ان صیغ کے ظاہر ہین بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ
در فعل مستقبل معروف لَیَفْعَلَنْ ہر آئینہ ہر آئینہ کریگا وہ ایک مرد زمانہ استقبال مین صیغہ
واحد مذکر غائب بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف یہ لَیَفْعَلُنْ
صیغہ جمع مذکر غائب لَتَفْعَلَنْ صیغہ واحد مونث غائبہ لَتَفْعَلَنْ صیغہ واحد مذکر حاضر

چاہا کہ بیان کردن فرع کو یعنی امر کو پس کہا **فصل** این ہمہ کہ گفتہ شد بحث فعل مضارع بود چون خواہی کہ امر بنا کنی امر گرفتہ میشود از فعل مضارع یعنی یہ جو کہ کہا گیا بحث فعل معروف و مجہول مثبت و منفی موکد و غیر موکد کا تھا چاہیے تو کہ امر سنوارنا کرے تو امر سنوارا جاتا ہی فعل مضارع سی **سوال** تعریف امر کی کیا ہی **جواب** امر وہ صیغہ ہی کہ طلب کیا جاے اوس فعل فاعل سی یا یون کہو کہ امر اوس فعل کو کہتے ہین جو موضوع ہو واسطے طلب فعل کے اعم ہی اسبات سی کہ متکلم اپنی تئین عالی سمجھے یا ماجز یا مساوی مخاطب سی یہی ہی اصطلاح اہل عرب کے اور نزدیک ارباب اصول کی امر مین استعلا معتبر ہی اور جو کہ بروجہ استعلا نہو بلکہ بروجہ خضوع کی ہو تو اوسکو دعا نام رکھتے ہین اور ساتہ تساوی کی التماس کہتی ہین **سوال** ایسے افعال کو امر کیون نام رکھتے ہین **جواب** اسواسطے کہ امر لغت مین معنی فرمودن یعنی فرمانیکے ہین پس مناسبت میان معنی لغوی و اصطلاحی کی پیدا ہوئی **سوال** امر کو مضارع سے بناتے ہین ماضی سی کیون نہین بناتے **جواب** بسبب مناسبت استقبالیت کی کہ امر مین زمانہ مستقبل کا استفادہ ہے اسواسطے کہ امر نہین کیا جاتا ہی فعل گذشتہ پر کہ اس امر مین امر تکلیف مالا یطاق ہی اور ایسی ہی نہین امر کیا جاتا ہی ساتہ موجود فی الحال کی کہ محال ہی **سوال** بحث امر کو بحث فعل مضارع سی کسواسطے ذکر مین موخر کیا **جواب** اسواسطے امر ماخوذ مضارع سی او ماخوذ منہ احق ہی تقدیم مین بنا بر مذہب کوفیین کی نہ بصریین کی صاحب فصول اکبری نی کہا کہ امر مضارع سی مشتق نہین اسواسطے کہ تای تفعل امر مین باقی نہین اور اشتقاق مین بقا مادہ یعنی ضرور بلکہ امر مشتق ہی مصدر سے یہ قسم جداگانہ ہی قسیم ہی مضارع سے نہ از جملہ حاضر امر حاضر معروف مجہول از مجہول متکلم از متکلم اہی فعل امر غائب فعل مضارع غائب سے اور فعل امر حاضر فعل مضارع حاضر سے اور فعل امر معروف فعل مضارع معروف سے اور فعل امر مجہول فعل مضارع مجہول سے اور فعل امر متکلم فعل مضارع متکلم سے سنوارا جاتا ہی یہ تخریج بجہت مناسبت میان فرع و اصل کی ہی چون خواہی کہ امر حاضر معروف بنا کنی علامت مضارع را حذف کن ای جو چاہی تو کہ

دور کیا بعد اسکے متحرک ہی آخر کو ساکن کیا عد ہوا سوال یع عد کہ مضارع مجہول ہی کسواسطے
تبعیت یعد کی واو کو حذف نکیا جواب مجہول مغایر معروف کی ہی بخلاف تعد وا عد و یعد
و یضع اصل مین یوضع بکسر ضاد تہا واو میان یا مفتوحہ و کسرہ لازمی کی پڑا او حذف ہوا یضع
ہوا یضع ضع نضع مین اگرچہ قاعدہ نہین پایا گیا مگر طرد الباب او کو حذف کیا مین بعد و ارعایت
حرف حلق کی کہ ثقیل ہے کسرہ ضاد کو فتحہ سی بدل کیا یضع تضع اضع نضع بفتح ضاد تو جبکہ امر
بنایا تاہی علامت مضارع کو دور کیا بعد اسکے کہ متحرک ہی آخر کو ساکن کیا ضع ہوا سوال
یعد اور اخوات یعد مین کسواسطے برعایت حرف حلق کے فتحہ ندیا جواب اول فتحہ و بنا بر عایت
حرف حلق کی سماعی ہے نہ قیاسی جواب م حرف حلق واسطے فتحہ کی علت مجوزہ ہی نہ موجبہ
سوال یذر مین باوجودیکہ حرف حلق نہین کسواسطے فتحہ دیا جواب اس لحاظ سے کہ معنی یدع مین
واگر باشد ساقط شود یعنی اگر آخر مین حرف علت کا ہو تو دور ہوگا اسواسطے کہ اگر ساقط نہو تو
معلوم نہوگا کہ یہ سکون بجہت بنا امر کے ہوا یا وہ سکون ہی کہ پہلے سی حاصل ہی جیون اتق ق
جیسا کہ اتقی صیغہ مضارع حاضر معروف ہی ق امر بنایا ق اصل مین توقی تہا واو میان یا مفتوحہ
و کسرہ لازمی مین پڑا حذف کیا گیا او حمل بر وشوا ر کہکر ساکن کیا تقی ہوا اور تقی اصل مین توقی تہا
طرد الباب او حذف ہوا او یا کو ساکن کیا تقی ہوا جیسا کہ امر حاضر معروف بناوین تا علامت مضارع
کو حذف کیا و بعد اسکے متحرک پایا او آخر کلمہ مین حرف علت ہی اسکو حذف کیا علامت جزمی ستقو امر
علت سے یا حذف ہوئی ق رہ گیا و اگر ساکن بماند نظر کن و عین کلمہ اگر عین کلمہ مکسور باشد یا مفتوح
وصل تا مکسور اول او در آر یعنی اگر بعد حذف علامت مضارع کی ساکن ہی دیکہہ تو عین کلمہ کو اگر
عین کلمہ مکسور ہو خواہ مفتوح تا ہمزہ وصل مکسور اول صیغہ کی عوض علامت مضارع کی لا تو سوال بعد
حذف علامت مضارع کی اگر ساکن ہو ہمزہ وصل کسواسطے لاتی ہین جواب تا ابتدا بسکون لازم نہ آوی
سوال ہمزہ کو واسطے زیادتی کی کیون خاص کیا دوسرے حرف کو کیون نہ زاید کیا جواب اسواسطے کہ
ہمزہ حرف حلق ہی اور حروف حلقیہ اور حروف پر مقدم ہین بجہت قوت و شرافت کی سوال حروف

پس واسطے کثرت استعمال کی واحد اسکی مین حذف کیا گیا ایسی ہی الف تعریف مین باوجودیکہ ہمزہ
وصل کا ہی اور اصل اسکی کسرہ ہی مثل الرجل کی لاکن بسبب کثرت استعمال کی فتحہ دیا گیا **سوال**
اکرم مین کسواسطے ہمزہ کو فتحہ دیا باوجودیکہ عین کلمہ مکسور ہے **جواب** یہ ہمزہ امر کا نہین ہے بلکہ
الف قطع ہی اسواسطے کہ تکرم اصل مین تاکرم تہا بتبعیت اکرم متکلم کی الف گرا چونکہ علت حذف
کی باقی نرہی اوس الف کی اعادہ کیا **سوال** تکرم ہی جبکہ امر حاضر معروف بنایا تا کو حذف
کیا ہمزہ محذوفہ کو پہر لائی اور آخر کو ساکن کیا اکرم ہوا پس وقت بنانی امر حاضر معروف کی
تعدسی بعد حذف تا کی واو محذوفہ کو کسواسطے پہیر نہ لائی **جواب** اگر واو کو پہیر لاوین
تو بجہت سکون اوسکی کی حاجت لانی ہمزہ وصل کی ہوگی اوعد ہوگا پہر اس سے بہی گرانا پڑیگا
اسواسطیکہ رعایت اصل کی ضروری ہی کہ مضارع اسکی مین تقلیل ہوئی ہی امر مین بہی وہی تقلیل
کیجائیگی پس عد کرنا واو کا فائدہ ہوگا ایسا ہی کہا رضی نے **سوال** اعلم مین ہمزہ وصل کا
خط مین وقت ملنی کسی کلمہ کی اوپر سی کیون نہین محذوف ہوتا ہی **جواب** تاکہ مشتبہ نہو
ساتہ امر علم کی کہ علم سی ہی **سوال** اعرب سی بہی التباس رفع ہوتا ہی **جواب** کا ہی اعراب
کو ترک کرتے ہین اسی جہت سی واسطے تفرقہ کی درمیان عمر بضم عین و فتح میم کی اور عمر
بفتح عین و سکون میم واو کو عمرو بفتح عین و سکون میم مین لکہتے ہین اگر اعتماد واسطے
رفع التباس کی حرکت پر ہوتا حاجت اس تفرقہ کی نہوتی **سوال** کسواسطے واو کو عمرو
بفتح عین و سکون میم مین زیادہ کیا نہ عمر بضم عین و فتح میم مین زیادہ کیا **جواب** اسواسطیکہ
عمرو بفتح عین و سکون میم اول حروف مفتوح ہی اور بعد اسکی ساکن پس زیادتی واو کی
اس جگہ موجب ثقل کا نہین بخلاف عمر بالضم کے **تنبیہ** اختلاف کیا ہی صرفیون نے اس بات مین
ہمزہ حرکت ہی یا حرف ہی بعضے کہتے ہین کہ حرکت ہی اگر حرف ہوتا تو اوسکے کوئی صورت معین
خط مین ہوتی حالانکہ کوئی صورت معین نہین اور اکثر قائل ہین کہ حرف ہی اسواسطیکہ کا ہی
ساکن بہی ہوتا ہی پس اگر حرکت ہو لازم آتا ہی اجتماع نقیضین کا ای حرکت سکون جیسا کہ نص

41

ہمزہ کو فتحہ کسواسطے نہ دیا باوجودیکہ اخف حرکات کا ہے **جواب** اسواسطے موافقت مین کلمہ کی اور
بہی اگر فتحہ دیتی تو مشابہ ہوتا ساتہ واحد متکلم مضموم العین مضارع معروف کی حالت وقفین واخر ساکن
لن اگر حرف علت نباشد چون انصر انصرا ای ہمزہ وصل کا مضموم اول مین لا اور اخر کو ساکن کر
اگر اخر مین حرف علت نہو جیسا کہ تنصر سے انصر بنا یا علامت مضارع کو حذف کر کے مابعد کو ساکن

و بعین کلمہ کو مضموم پایا ہمزہ وصل مضموم لائی اور اخر کو ساکن کیا انصر ہوا و اگر باشد ساقط شود
ہمچون اُدعُ از تدعو ادع ای اگر اخر اوس مضارع کی حرف علت ہو ساقط ہوگا مثل تدعو سے ادع بنایا تدعو
اصل مین تدعو بضمہ واو تہا ضمہ اوپر واو کی دشوار تہا حذف کیا تدعو ہوا بعد ازان واو ساقط ہوا کلام حاضر
معروف بنانا چاہا تو علامت مضارع کو حذف کر کے مابعد ساکن مین کلمہ کو ضمہ پایا ہمزہ وصل مضموم
اول مین لائی اور اخر مین حرف علت ہی ساقط ہوا ادع ہوا **تنبیہ** یہ ہے کہ مصنف نے بیان طریقہ بنای
امر مین باوجود تکرار عبارت و تطویل کلام کی بعض احکام امر کی ترک ہوگئی مناسب تہا مصنف کو بیان
کرنا عبارت مختصر سے ساتہ جمعیت و ترک زوائد کی مثل اکثر مصنفین کے جیسا کہ صاحب فصول نے کہ
بنای امر کا مضارع مخاطب معروف سے ہی علامت مضارع کو حذف کر پیں اگر مابعد اوسکی ساکن ہو اوسکی
جگہ پر ہمزہ وصل مضموم لا تو اگر عین کلمہ مضموم ہو و گرنہ مکسور اور اخر مین حکم امر کا جاری کر تا امر ہوا انتہی
تمہید ہر گاہ کہ بیان کر چکا مصنف طریقہ بنای امر حاضر معروف کا تو چاہا کہ بیان کرون طریقہ بنای

باقی اقسام امر کا پس کہا چون خواہی کہ امر حاضر مجہول و امر غائب معروف یا مجہول بنا کنی لام امر مکسور
اول او در آری یعنی جو چاہی تو کہ امر حاضر مجہول اور امر غائب معروف یا مجہول بنواری تو لام امر مکسور
اول فعل مضارع مین لا تو حاصل یہ ہے کہ لام امر مضارع مین عمل جزم کا کرتا ہے اور معنی امر کے کرتا ہے اور
صیغہ مخاطب معروف مین نہین آتا ہے مگر مجہول مخاطب پاتا ہی **سوال** ان صیغ مین علامت
مضارع کو کیون نہ حذف کیا **جواب** بسبب قلت استعمال انکی کی پس زیادتی حروف کی ان مین
مضائقہ نہین **سوال** امر غائب مین لام امر کسواسطے زیادہ کرتی نہین **جواب** اس سببسے کہ لام
واسطے مضارع سے خارج ہوتا ہے اور حروف زائد سے ہی اور امر متوسط ہی میان امر مامور کی اور غائب سے ہی

اگر مبنی بسکون ہون تو ابتدا ہی سکون کا لازم آئی گا اس سبب سے قول ہوئی چونکہ فتحہ اخت سکون
کا ہی خفت مین لسدا ابتدا انکی مین فتحہ اختیار کیا گیا **سوال** لام جارہ مشابہ ہوگا ساتھ لام تاکید
و قتیکہ داخل ہو تاکید کا اسم ضمیر پر اسواسطے کہ وہ بھی مفتوح ہوتا ہی **جواب** ضمیر لام جارہ متصل ہی
اور ضمیر لام تاکید منفصل ہوتی ہی جیسی لہ و لہو کو پس امتیاز حاصل ہے **سوال** جر واسطے قول
ہر اسم مین **جواب** اسواسطے کہ جر خاصہ اضافت کا ہی اور اضافت خاصہ اسم کا ہی **سوال** لام
کسواسطے فعل مین خاص ہی **جواب** اسواسطے کہ فعل ثقیل ہی پس محتاج ہی طرف تخفیف سکون کے
سوال لام امر کو بسبب داخل ہونے واو و یا و فا کی ساکن کسواسطے کرتی ہین مثل فلیضرب و لیضرب
جواب واو و فا بمنزلہ جز کلمہ کی ہوتی ہین کہ وقف اوپر اونکی بدون کلمہ کی ممتنع ہی پس نظر تخفیف
کی کسرہ کو حذف کیا جیسا کہ کتف مین کتف کہتے ہین لاکن لفظ ثم پر اوسکو قیاس کیا واسطے
مناسبت سی کہ دو نون واسطے تخفیف کی ہین ابن ہشام مغنی مین لکھتی ہین کہ یہ لام بعد واو و فا
کے اکثر ساکن ہوتا ہے و کاہی متحرک مثل فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی و بعد ثم کے اکثر
متحرک و کاہی ساکن مثل ثم لیقضوا بسکون لام قرأت کوفیان مین و گاہی شعر مین حذف ہوتا ہی
بشرط قرینہ او عمل باقی رہتا ہی خلاف ہی واسطے مبرد کے اور کسائی نے نثر مین بھی جائز رکھا
بشرط تقدم حرف فا کی اس مثال مین نحو قل لعبادی الذین آمنوا یقیموا الصلوٰۃ ای لیقیموا
اور ابن مالک نے کہا کہ گاہی شعر مین بعد قول کسی چیز کے محذوف ہوتا ہی نحو قلت لبواب لدیہ دارہا ئیذن
فانی حموہا و جارہا یہ بضرورت شعر کسرہ نہین اسواسطے کہ ائذن بجای تیذن کی مستقیم ہوتا ہی **سوال**
حرف علت کو مقام لام کی کسواسطے حذف کیا **جواب** اس صورت مین امر غائب مین اجتماع دو حرف
علت کا لازم آتا ہی ایک علامت مضارع دوسرا علامت امر اور یہ ثقیل ہی اور مخاطب مجہول کو
اسپر حمل کیا و آخرہ جزم لیکن اگر حرف علت بنا شد ای آخر فعل مضارع کو جزم کر اگر حرف علت
آخر کلمہ مین نہو اور لفظ جزم سے تنبیہ ہی اس بات پر کہ معرب ہے **سوال** عامل جازم کون چیز ہے
جواب یہی لام امر ہی کہ مشابہت رکھتا ہی ساتھ حرف شرط کی جیسا کہ حرف شرط معنی استقبال

بحث امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ لتفعلنّ چاہیے کہ البتہ کیا جائے تو اکے دو صیغہ
واحد مذکر بحث امر حاضر مجہول کا بانون ثقیلہ لتفعلانّ لتفعلنّ لتفعلنّ لتفعلانّ لتفعلنانّ
معانی انکی ظاہر ہین بحث امر غائب معروف بانون ثقیلہ لیفعلنّ چاہیے کہ البتہ کرے وہ
ایکمرد صیغہ واحد مذکر بحث امر غائب معروف بانون ثقیلہ لیفعلنّ لیفعلانّ لیفعلنّ لتفعلنّ لتفعلانّ
لیفعلنانّ لافعلنّ لنفعلنّ معانی انکی پوشیدہ نہین بحث امر غائب مجہول
بانون ثقیلہ لیفعلنّ چاہیے کہ البتہ کیا جائے وہ ایکمرد صیغہ واحد مذکر بحث امر غائب مجہول
بانون ثقیلہ لیفعلنّ لیفعلانّ لیفعلنّ لتفعلنّ لتفعلانّ لیفعلنانّ لافعلنّ لنفعلنّ
معانی انکی تمام پر مخفی نہین ہین بحث امر حاضر معروف بانون خفیفہ افعلن
مرد ایک کیا او صیغہ واحد مذکر بحث امر حاضر معروف بانون خفیفہ افعلن صیغہ جمع مذکر
حاضر افعلن صیغہ واحد مونث حاضر معانی ان صیغ کی متعلم پر روشن ہین بحث امر حاضر
مجہول بانون خفیفہ لتفعلن البتہ چاہیے کہ کیا جائے تو ایک صیغہ واحد مذکر
بحث امر حاضر مجہول بانون خفیفہ لتفعلن صیغہ جمع مذکر حاضر لتفعلن صیغہ واحد مونث حاضر
معانی انکی ظاہر ہین بحث امر غائب معروف بانون خفیفہ لیفعلن البتہ چاہیے کہ کرے
وہ ایک مرد صیغہ واحد مذکر بحث امر غائب معروف بانون خفیفہ لیفعلن صیغہ جمع مذکر غائب لتفعلن صیغہ واحد
مونث غائب لافعلن لنفعلن یہ دو صیغہ حکایت نفس متکلم کے ہین اور معانی انکی ظاہر ہین بحث امر
غائب مجہول بانون خفیفہ لیفعلن البتہ چاہیے کہ کیا جائے ایکمرد صیغہ واحد مذکر بحث امر غائب مجہول
بانون خفیفہ لیفعلن صیغہ جمع مذکر غائب لتفعلن صیغہ واحد مونث غائب لافعلن لنفعلن
یہ دونوں صیغہ حکایت نفس متکلم کی ہین اور معانی انکی بھی مخفی نہین ہین ای متعلم زمانہ استقبال
کا معنی صیغہ مین ملحوظ ہے تمہید ہرگاہ کہ فارغ ہوا مصنف بیان بحث امر سے
اور حال یہ ہے کہ تہا خلاف صرفیون کا امر نہی مین کہ بعض کی نزدیک داخل ہی امر مین
بعض کی نزدیک قسم جدا گانہ ہی مشتق ہی مصدر سے اور بعض کے نزدیک متفرع ہی

بحث امر حاضر مجہول با نون ثقیلہ لتفعلنّ چاہیے البتہ کیا جاے تو اکیلا صیغہ
واحد مذکر بحث امر حاضر مجہول با نون ثقیلہ لتفعلانّ لتفعلنّ لتفعلنّ لتفعلانّ لتفعلنانّ
معانی انکی ظاہر ہین بحث امر غائب معروف با نون ثقیلہ لیفعلنّ چاہیے کہ البتہ کرے
اکیلا صیغہ واحد مذکر بحث امر غائب معروف با نون ثقیلہ لیفعلانّ لیفعلنّ لتفعلنّ لتفعلانّ
لیفعلنانّ لافعلنّ لنفعلنّ معانی انکی پوشیدہ نہین بحث امر غائب مجہول
با نون ثقیلہ لیفعلنّ چاہیے کہ البتہ کیا جاے وہ اکیلا صیغہ واحد مذکر بحث امر غائب مجہول
با نون ثقیلہ لیفعلانّ لیفعلنّ لتفعلنّ لتفعلانّ لیفعلنانّ لافعلنّ لنفعلنّ
بحث امر حاضر معروف با نون خفیفہ افعلن معانی انکی متعلم پر مخفی نہین ہین
ہر ایک [illegible] اکیلا صیغہ واحد مذکر بحث امر حاضر معروف با نون خفیفہ افعلن صیغہ جمع مذکر
حاضر [illegible] صیغہ واحد مؤنث حاضر معانی ان صیغ کی متعلم پر روشن ہین بحث امر حاضر
مجہول با نون خفیفہ لتفعلن البتہ چاہیے کہ کیا جاے تو اکیلا صیغہ واحد مذکر
بحث امر حاضر مجہول با نون خفیفہ لتفعلن صیغہ جمع مذکر حاضر لتفعلن صیغہ واحد [illegible]
معانی انکی ظاہر ہین بحث امر غائب معروف با نون خفیفہ لیفعلن [illegible]
وہ ایک صیغہ واحد مذکر بحث امر غائب معروف با نون خفیفہ لیفعلن صیغہ جمع مذکر غائب لتفعلن صیغہ واحد
مؤنث غائب لافعلن لنفعلن یہ دو صیغہ حکایت نفس متکلم کے ہین اور معانی انکی ظاہر ہین بحث امر
غائب مجہول با نون خفیفہ لیفعلن البتہ چاہیے کہ کیا جاے اکیلا صیغہ واحد مذکر بحث امر غائب مجہول
با نون خفیفہ لیفعلن صیغہ جمع مذکر غائب لتفعلن صیغہ واحد مؤنث غائب لافعلن لنفعلن
یہ دو نون صیغہ حکایت نفس متکلم کے ہین اور معانی انکی بھی مخفی نہین ہین ای متعلم زمانہ استقبال
کا معنی صیغہ مین ملحوظ ہے تمہید ہر گاہ کہ فارغ ہوا مصنف بیان بحث امر سے
اور حال یہ ہے کہ تھا خلاف صرفیون کا امر نہی مین کہ بعض کی نزدیک داخل ہے امر مین
بعضوں کی نزدیک قسم جداگانہ ہے مشتق ہے مصدر سے اور بعض کے نزدیک متفرع ہے

آخر فعل مضارع مین پنچ محل ای ہا ماہدہ کر [illegible] تثنیہ و واحد [illegible] حاضر و دو صیغہ متکلم

نفس متکلم مین جزم کرتا ہے مثل لم کی ای ہے یا [illegible] جزم کرتا ہے بشرطیکہ آخر فعل مضارع مین حرف

علت کا نہ ہو **سوال** لا نہی کا کسواسطے [illegible] **جواب** پہلا بسبب مشابہ ہونے اسکے

ساتھ حرف شرط کی یعنی جیسا کہ حرف شرط [illegible] مضارع کو طرف معنی استقبال کے لیجاتا ہے

لا ای نہی کا پہ چونکہ حرف شرط کا جازم ہی لا ای نہی کا بھی جازم رہیگا **جواب** دوسرا چونکہ لا ای نہی نے نقص

کیا ہے معنی مضارع کو یعنی زمانہ حال سے بری کیا اور [illegible] استقبال کو باقی رکھا پس لفظ مین بھی

نقصان دیا کہ حرکت کو [illegible] نقصان [illegible] نقصان معنی **جواب** [illegible]

[illegible] لام امر کی [illegible] لام امر کا [illegible]

[illegible] ہونے [illegible] اسواسطے عمل لام امر کا کیا **سوال**

نہی معرب ہی یا مبنی **جواب** [illegible] کے معنی مشابہ [illegible]

[illegible] پر لفظ جزم کا اختیار کیا

[illegible] لفظ سکون و وقف کا [illegible] ہم دو [illegible] ای لا ای نہی سات محل کو

چار تثنیہ و دو جمع مذکر غائب [illegible] موتث حاضر سے نون اعرابی کو دور کرتا ہے

نون اعرابی بدل اعراب [illegible] نہی کا اعراب [illegible] کرتا ہے پس نون اعرابی

کو بھی دور کریگا و در دو محل [illegible] لفظ [illegible] لا [illegible] مجمل مین یعنی جمع

موتث غائب و حاضر مین لفظ [illegible] کرتا ہے [illegible] دو صیغہ

مین نہ اعراب ہی ورنہ نون اعرابی [illegible] ساید بر این طریق

در نہی نیز می آید ای نون تاکید جیسا کہ [illegible] اسواسطے تاکید حذف واو

کی اور اصل کرنی الف وغیرہ کی اسیطرح [illegible] **بحث نہی حاضر معروف**

لا تفعل مت کر تو ایک مرد زمانہ استقبال [illegible] واحد مذکر بحث نہی حاضر معروف لا تفعلا مت

کرو تم دو مرد زمانہ استقبال مین صیغہ [illegible] بحث الخ لا تفعلوا مت کرو تم سب مرد زمانہ استقبال [illegible]

بحث نہی غائب معروف لا یفعل لا یفعلا لا یفعلوا [illegible]

بحث نہی غائب مجہول [illegible]

بحث نہی حاضر مجہول [illegible]

بحث نہی حاضر معروف با نون تاکید [illegible]

بحث نہی غائب معروف با نون تاکید [illegible]